557

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،6۔نومبر 2009

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور حمد باری تعالیٰ

سوالات (محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

صوبہ میں امن وامان کی صورتحال پر عام بحث

559

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرہویں اسمبلی کا پندرہواں اجلاس

جمعتہ المبارک،6۔نومبر 2009

(یوم الجمع،17۔ذیقعد 1430ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 10.00 بجے زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ ٱلْجِنِّ وَٱلْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ
بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ ءَاذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَآ ۚ
أُو۟لَٰٓئِكَ كَٱلْأَنْعَٰمِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْغَٰفِلُونَo وَلِلَّهِ ٱلْأَسْمَآءُ
ٱلْحُسْنَىٰ فَٱدْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا۟ ٱلَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِىٓ أَسْمَٰٓئِهِۦ ۚ سَيُجْزَوْنَ
مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَo وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِٱلْحَقِّ وَبِهِۦ يَعْدِلُونَo
وَٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَo

سُوْرَۃُ الأعرَاف آیات 179 تا 182

اور ہم نے بہت سے جن اور انسان دوزخ کے لئے پیدا کئے ہیں۔ان کے دل ہیں لیکن ان سے سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں مگر ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں پر ان سے سنتے نہیں۔یہ لوگ بالکل چارپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بھٹکے ہوئے۔یہی وہ ہیں جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیںo اور خدا کے سب نام اچھے ہی اچھے ہیں تو اس کو اس کے ناموں سے پکارا کرو اور جو لوگ اس کے ناموں میں کجی (اختیار) کرتے ہیں ان کو چھوڑ دو۔وہ جو کچھ کر رہے ہیں عنقریب اس کی سزا پائیں گےo اور ہماری مخلوقات میں سے ایک وہ لوگ ہیں جو حق کا راستہ بتاتے ہیں اور اسی کے ساتھ انصاف کرتے ہیںo اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ان کو بتدریج اس طریق سے پکڑیں گے کہ ان کو معلوم ہی نہ ہو گاo

وماعلینا الاالبلاغo

حمد باری تعالیٰ حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

حمد باری تعالیٰ

رحمت دا دریا الٰہیٰ ہر دم وگدا تیرا
جے اک قطرہ بخشیں مینوں کم بن جاندا اے میرا
اوّل حمد ثنا الٰہیٰ جو مالک ہر ہر دا
اُس دا نام چتارن والا کسے میدان نہ ہردا
جے ویکھاں میں عملاں ولے تے کجھ نئیں میرے پلے
جے ویکھاں تیری رحمت ولے تے بلے بلے بلے
لکھ واری بھاویں عطر گلابوں دھوئیے نت زباناں
نام اوناں دے لائق ناہی کیہہ قلم دا کانا

سوالات
(محکمہ مواصلات و تعمیرات)
نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔(قطع کلامیاں)
تشریف رکھیں۔جب سپیکر بول رہا ہو تو مہربانی کیا کریں،آپ کی بہت مہربانی ہے۔آپ کو یہ manners ملحوظ خاطر رکھنے چاہئیں۔آپ کی بڑی مہربانی، میں آپ کا شکر گزار ہوں۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، کل کا تجربہ میرے سامنے ہے۔ چنیوٹی صاحب! I am sorry پہلے آپ مجھے کام کرنے دیں۔ میں ایجنڈے کے مطابق چلوں گا،اس کے بعد آپ کی بات سنی جائے گی۔ سید حسن مرتضیٰ صاحب!آپ اپنا سوال نمبر بولئے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!سوال نمبر 197 ہے۔

لاہور جڑانوالہ روڈ اور مانگٹانوالہ سے لاہور روڈ کی تعمیر

*197: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور جڑانوالہ روڈ کی دورویہ تعمیر شروع ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کافی عرصہ سے جڑانوالہ،مانگٹانوالہ تک تعمیر شروع ہے لیکن ابھی تک مکمل نہیں ہوئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مانگٹانوالہ سے لاہور تک ابھی سڑک کی تعمیر شروع نہیں ہوئی؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مانگٹانوالہ سے لاہور تک سڑک کی تعمیر شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران):

(الف) لاہور جڑانوالہ روڈ کی دورویہ تعمیر کے مختلف حصوں کا کام شروع ہے۔

(ب) جڑانوالہ مانگٹانوالہ کی تعمیر جنوری2006 میں شروع ہوئی تھی اور امید ہے کہ یہ کام نومبر 2008تک مکمل ہو جائے گامزید وضاحت ہے کہ تعمیر فنڈز اجراء کے مطابق جاری ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) اس سلسلہ میں عرض ہے کہ جیسے ہی سکیم منظور ہو گی اور فنڈز مہیا کئے جائیں گے تولاہور سے مانگٹانوالہ تک کی دورویہ سڑک کی تعمیر بھی شروع کر دی جائے گی۔(قطع کلامیاں)

کرنل (ر) محمد عباس چودھری: پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: کیا کر رہے ہیں آپ؟ جناب کرنل صاحب!میں نے آپ کو اجازت نہیں دی۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں ابھی آپ کو اجازت نہیں دے رہا۔ مجھے اس سوال کی طرف جانے دیں۔(قطع کلامیاں)

ممبر کی بات یہاں پر نہیں ہے۔پلیز، سب کا ضروری ہے۔ وہ بھی کھڑے ہیں، مجھے پتا ہے وہ بھی ضروری ہے لیکن مجھے ایجنڈے کے مطابق چلنے دیں۔

قائدِ حزبِ اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ یہ روایت رہی ہے اور کل آپ نے وعدہ بھی فرمایا تھا کہ اپوزیشن والوں کو ٹائم دیں گے لیکن مجھے خود ہر بات کو take up کرنا پڑا۔یہاں پر اتنی بڑی زیادتی کی گئی،آپ نے وعدہ کرنے کے باوجود پھر بھی ٹائم نہیں دیا۔ میرے ساتھی پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہ رہے ہیں آپ انہیں اس پر بھی بات نہیں کرنے دے رہے۔

جناب سپیکر: جی، میں ان کا پوائنٹ آف آرڈر سنوں گا، ذرا مجھے ایجنڈے کے مطابق بھی چلنے دیں۔

قائدِ حزبِ اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب والا!آپ نے وقفہ سوالات شروع کر دیا ہے، ان کی بات سن لیجئے، یہ چلتا رہے گا۔ کل پورے ایک گھنٹہ کے اندر آپ نے ایک سوال لیا، وہ بھی تین دفعہ پہلے آ چکا ہے۔

جناب سپیکر: یہ میرا قصور ہے یا آپ کا؟ Who is at fault? I am not at fault, my dear.

قائدِ حزبِ اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): آپ ہمارے بندوں کو ٹائم دیجئے، اگر ہم نے participate نہیں کرنا تو پھر ہم یہاں کس لئے بیٹھے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: میں نے چودھری صاحب سے بھی گزارش کی تھی۔ میں نے تمام پارٹیوں کے پارلیمانی لیڈر صاحبان سے بھی گزارش کی تھی اور انہوں نے اس بات سے اتفاق کیا تھا کہ وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈر سے اجتناب کیا جائے گا۔ ہاں! اس کے بعد آپ پوائنٹ آف آرڈر raise کر سکتے ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! کل پورا وقفہ سوالات حکومتی ممبران نے صرف اپنی خود ستائشی پر مبنی تقاریر پر ضائع کر دیا۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! آپ نے کل بھی commit کر کے ہمیں بات نہیں کرنے دی۔ اگر صرف پارلیمانی سیکرٹریوں یا منسٹروں نے یہاں پر بات کرنی ہے اور یہاں پر انہوں نے فساد برپا کر کے اس ایوان کو مچھلی منڈی بنانا ہے تو پھر ہم یہاں سے چلے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، میں لیڈر آف دی اپوزیشن کی بات مانتا ہوں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! جب لیڈر آف دی اپوزیشن بات کرتے ہیں تو آپ یہ فرماتے ہیں کہ آپ اپنے استحقاق کا خیال رکھیں اور آپ اپنے ممبروں کو بات کرنے دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین اراکین حزب اختلاف نے کھڑے ہو کر بولنا شروع کر دیا)

جناب سپیکر: آپ یہ بتائیں، کبھی آپ بغیر بولے یہاں سے گئے ہیں؟ (قطع کلامیاں) ایسی بات نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، آپ بھی تشریف رکھیں۔ کرنل صاحب! آپ کی سفارش آ گئی ہے۔ لیڈر آف دی اپوزیشن نے بھی مجھے کہا ہے۔ (قطع کلامیاں) آپ to the point ہوں گے تو بات سنوں گا ناں۔ آپ خاموشی اختیار کریں۔ ,Order please order please چلیں، جی آپ پوائنٹ آف آرڈر پر چلتے جائیں، مجھے اعتراض نہیں لیکن دیکھیں، یہ ایجنڈا آپ کا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

حزب اختلاف کی جانب سے وزیر قانون کو ایوان سے باہر نکالنے کا مطالبہ

کرنل (ر) محمد عباس چودھری: جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ لوں گا۔ بڑے اچھے طریقے سے House چل رہا تھا اور آپ ماشاء اللہ بڑے منجھے ہوئے parliamentarian ہیں اور custodian

of the House بھی ہیں۔ کل یہ فیصلہ بھی ہوا تھا کہ اس House کے اندر کسی دوسری پارٹی کی لیڈر شپ پر کیچڑ نہیں اچھالا جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں، کل کی بات کو نہ چھیڑیں۔ اب اس کو چھوڑ دیں، مجھے آپ کی بات کا پتا چل گیا ہے۔

کرنل (ر) محمد عباس چودھری: جناب سپیکر! میں کوئی negative بات نہیں کر رہا۔ آپ میری عرض تو سن لیں۔ آپ Custodian of the House ہیں اگر میں کوئی negative بات کروں گا تو آپ مجھے بٹھا بھی سکتے ہیں، آپ مجھے بات تو کرنے دیں اور بات کرنا میرا right ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: معزز ممبر منڈا صاحب کی بات نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں ناں۔ وہ میرے ساتھ بات کر رہے ہیں، آپ کے ساتھ تو بات نہیں کر رہے ناں۔ پلیز، منڈا صاحب! میں نے ان کو floor دیا ہے، آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کی بات بھی سنوں گا۔

کرنل (ر) محمد عباس چودھری: جناب سپیکر! اچھے parliamentarians وہ ہوتے ہیں جن کے ایوان کی کارروائی سے کم از کم الفاظ حذف کئے جائیں۔ کل لاء منسٹر اور اس طرف سے جتنی بھی باتیں ہوئی ہیں، میں انہیں دہرانا نہیں چاہتا اور جناب نے بھی فرمایا کہ مجھے پتا ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اس طرح سے بار بار ایک دوسرے کی لیڈر شپ پر کیچڑ اچھالنا، unnecessary issues کو لا کر اس House کے discipline کو خراب کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ تمام پارلیمانی لیڈروں کو بلائیں اور آئندہ اس طرح سے نہیں ہونا چاہئے اور اگر آئندہ کوئی بھی ممبر اس House میں کسی لیڈر کے خلاف اس طرح کے غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کرتا ہے تو آپ ان کی ممبر شپ suspend کریں Because you are Custodian of the House. ہم سب آپ کے ساتھ تعاون کرتے ہیں، آپ اس چیز کو ملحوظ خاطر رکھیں، انشاء اللہ ہماری طرف سے آپ کے ساتھ 200 فیصد تعاون ہوگا۔ بہت بہت شکریہ۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین اراکین حزب اختلاف ایوان میں کھڑے ہو کر مسلسل بولتی رہیں)

جناب سپیکر: پھر آپ کہیں گے کہ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ (قطع کلامیاں)

آپ بیٹھیں ناں۔ مجھے سب کی بات سننی ہے، آپ کی بات بھی سننی ہے، ان کی بھی سننی ہے۔ اگر آپ یہ انداز اختیار کریں گے تو مناسب نہیں ہے۔ No, no, I say no. (قطع کلامیاں)

آپ اس طرح کریں گے تو وہ بھی کریں گے۔آپ بیٹھ جائیں بھائی، چاروں خواتین کو بولنے دیں۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

MR SPEAKER: Order, order please. Order in the House. I say order, order in the House.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "چور مچائے شور" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "چور مچائے شور" کی نعرہ بازی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! انھیں بات کرنے دیں۔آپ انھیں بات کرنے کا موقع دیں۔ان چوروں اور ڈاکوؤں کے حواریوں کو میں ایسا آئینہ دکھاؤں گا کہ ان کو سمجھ لگ جائے گی۔آپ ان کو بات کرنے دیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

MR SPEAKER: Order, order please. Order in the House. I say order, order in the House.

چلیں آپ بات کریں۔جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آپ مجھے بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: آپ بات کریں، ذرا سوچ سمجھ کر بات کریں۔اگر آپ نے کوئی غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے تو میں پھر action لوں گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔یہاں پر کل جو غیر پارلیمانی الفاظ استعمال ہوئے۔جس کی انتہا ہو گئی۔ہم نے ہمیشہ پہل نہیں کی بلکہ انھوں نے غلط initiatives لئے ہیں۔اس چیز کو دیکھیں تاکہ آئندہ کوئی بھی کسی کے قائد سے متعلق بات نہ کرے۔میری آپ سے گزارش ہے کہ لاء منسٹر صاحب کو دو دن کے لئے ہاؤس سے باہر نکالا جائے۔

جناب سپیکر: کیا کریں؟

محترمہ خدیجہ عمر: دو دن کے لئے باہر نکالا جائے تاکہ۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ بات کر لیں تو اس کے بعد میں جواب دیتا ہوں۔

محترمہ خدیجہ عمر: ۔۔۔تاکہ آئندہ ان کو سبق ملے کہ یہ اس طرح کی گری ہوئی حرکتیں نہیں کریں گے اور گری ہوئی باتیں نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو floor دیا ہے۔ اب آپ نے جتنا بولنا ہے، بول لیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میری اور تمام اپوزیشن کے ارکان کی طرف سے آپ سے اتنی گزارش ہے کہ ہم ہاؤس نہیں چلنے دیں گے۔ لاء منسٹر صاحب اس ہاؤس سے معافی مانگیں اور ان کو دو دن کے لئے ہاؤس سے باہر کیا جائے تاکہ آئندہ یہ اس قسم کی حرکت نہ کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "چور مچائے شور" کی نعرہ بازی)

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ لوگ قانون کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔ قانون سب کے لئے ایک جیسا ہے۔ ان پر کوئی سینگ نہیں لگے ہوئے کہ یہاں پر آ کر جو مرضی کریں، من مانی کریں اور ہر کسی کی تذلیل کریں۔ ان کو کوئی حق نہیں ہے۔ اگر انھوں نے ایسی حرکت کی تو ہمیں بھی جواب دینا آتا ہے۔ ہم اس اسمبلی کو آگے نہیں چلنے دیں گے کہ جب تک یہ معافی نہیں مانگیں گے اور یہاں اس ہاؤس سے ان کو دو دن کے لئے باہر نکالا جائے۔ ان کو جب تمیز آئے گی تب یہ ہاؤس کے اندر آئیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں۔ آپ نے بھی کمی نہیں کی اور کمی انھوں نے بھی نہیں کی۔ میں نے غیر شائستہ الفاظ کارروائی سے حذف کروائے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آپ Custodian of the House ہیں۔

جناب سپیکر: ان کا پوائنٹ آف آرڈر ختم ہوا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں کچھ گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ معاملہ جس کا تسلسل کل سے چلا ہوا ہے اس کو ختم ہونا چاہئے۔ باہر بیٹھی ہوئی کچھ طاقتیں جو minus one یا 342 minus کی باتیں کرتی ہیں۔ آپ نے کل سنا ہوگا کہ وزیر اعظم نے قومی اسمبلی میں واضح الفاظ میں یہ کہا کہ سیاستدان آپس میں جو ایک دوسرے کے گریبان پکڑ لیتے ہیں، ایک دوسرے پر الزام تراشی کرتے ہیں اس چیز سے ہمیں اجتناب کرنا چاہئے۔ ہم ان لوگوں اور طاقتوں کو کیوں موقع فراہم کر رہے ہیں جو پہلے ہی یہ چاہتی ہیں کہ جمہوریت کی جو ٹرین پٹڑی پر چل پڑی ہے یہ اتر جائے اور چل نہ سکے۔ آج بہت سارے معاملات کے حوالے سے اخبارات کو دیکھیں، ٹی وی پر اینکرز کے پروگرام سنیں تو ایسے لگتا ہے کہ جیسے آج نہیں تو کل شاید حکومت ختم ہونے والی ہے۔ ہمیں ایسے رویے اپنانے چاہئیں جن رویوں سے اس جمہوری نظام کو مضبوطی ملے۔ اس جمہوریت کا حسن حکومت اور اپوزیشن ہیں۔ اس لئے ایک دوسرے کی leadership پر الزامات نہیں لگانے چاہئیں۔ اگر کسی پر کوئی الزام ہے تو حکومت کے پاس بہت سارے forums ہیں تو حکومت کیوں انھیں عدالت میں نہیں لے کر آتی؟ کیوں اس کو سزا نہیں دیتی؟ کیوں احتساب کے قانون کو ختم کیا جا رہا ہے؟ اسے کیوں یہ لوگ نمایاں نہیں کرتے؟ یہ احتساب کے اس قانون کو واضح کریں اور اس پر implement کروائیں۔ اس کے علاوہ عدالتیں موجود ہیں، NAB Courts موجود ہیں۔ وہاں پر cases لائے جائیں اور الزامات لگانے کی بجائے ثبوت لائیں کہ جو سیاست پر داغ ہیں، جو کالا دھندہ کرتے ہیں اور جنھوں نے غلط روایات اپنائی ہوئی ہیں، جنھوں نے سیاست کو عبادت کی بجائے کاروبار بنا رکھا ہے ان کو بے نقاب کرنا حکومت وقت کا کام ہوتا ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ براہ مہربانی کل کے رویے پر جس جس نے بھی اس ہاؤس میں بدتمیزی کی اور جس جس نے بھی الزام تراشی کی ہے بشمول لاء منسٹر صاحب ان سب کو معذرت کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر: دونوں طرف سے کرنی چاہئے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آپ custodian of the House ہیں۔ آپ نے انصاف کرنا ہے۔ آپ نے اس ہاؤس کو لے کر چلنا ہے۔ میری گزارش ہوگی کہ ایسی روایات اپنائی جائیں جو کہ اس جمہوریت کو مضبوطی سے مضبوطی کی طرف لے کر جائیں۔ ہماری عوام ہمیں دیکھ رہی ہے، پنجاب حکومت کو دیکھ رہی ہے۔ ہمیں اس کو یہ تاثر دینا ہے کہ ہم نے اس جمہوریت کو بڑی مشکل سے اور

بڑی قربانیوں سے حاصل کیا ہے۔ ہم اس جمہوریت کو پٹڑی سے نہیں اترنے دیں گے اور اسے کامیابی اور کامرانی سے چلائیں گے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! بہت شکریہ۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

حاجی ذوالفقار علی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، حاجی ذوالفقار علی صاحب!

حاجی ذوالفقار علی: جناب سپیکر! بہاولپور میں بورڈ آف انٹرمیڈیٹ نے ایک قانون رکھ دیا ہے کہ جن بچوں نے میٹرک کا امتحان دینا ہے، وہ "ب" فارم ساتھ لائیں۔ اب یہ ہوا ہے کہ نادرا میں لائن لگی ہوئی ہے اور فیس کی آخری تاریخ 10۔نومبر ہے اور 500 روپیہ فی بچے سے نادرا وصول کر رہا ہے۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میں کورم point out کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں ان باتوں سے آپ کو نہیں روکتا، یہ آپ کی مرضی ہے۔ اگر آپ کو یہ کارروائی پسند نہیں ہے تو مجھے کیا اعتراض ہے؟ آپ نے جو کرنا ہے کریں۔ جی، محترمہ نے کورم point out کیا ہے۔ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔ (اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں) جو حضرات لابی میں موجود ہیں وہ اندر تشریف لے آئیں۔ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر کی گنتی کی گئی) کورم پورا نہ ہے لہذا ہاؤس آدھے گھنٹے کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(کورم ٹوٹنے کے تیس منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 11 بج کر 10 منٹ پر
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: معزز ارکان اسمبلی جو لابی میں تشریف رکھتے ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ ہاؤس میں تشریف لے آئیں، گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا ہے۔ لہذا کارروائی آگے بڑھائی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کے میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

دریائے راوی سید والہ ضلع ننکانہ صاحب کے مقام پر پل کی تعمیر

*198: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دریائے راوی پر سید والا ضلع ننکانہ صاحب کے مقام پر میاں شہباز شریف نے اپنے سابق دور حکومت میں پل کی تعمیر کا افتتاح کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کے خاتمے کے ساتھ ہی پل کی تعمیر شروع نہ ہو سکی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابق حکومت میں بھی مذکورہ پل کی تعمیر کے لئے فنڈز رکھے گئے تھے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ پل کی اہمیت کے پیش نظر پل کی تعمیر شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران):

(الف) درست ہے۔ سنگ بنیاد رکھا گیا تھا۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) دریائے راوی پر سید والا ضلع ننکانہ صاحب کے مقام پر پل کی تعمیر کا کام جلد شروع کر دیا جائے گا۔ جس کے تخمینہ لاگت کی Revise Approval، PDWP کی میٹنگ مورخہ 07-10-2009 کو ہو گئی ہے اور ٹھیکیداران کی پری کوالیفیکیشن کا عمل بھی جاری ہے جبکہ سنگھرہ سے پل تک فنڈنگ سڑک کی تعمیر کا کام جاری ہے جو کہ اس مالی سال میں مکمل ہو جائے گا۔

راولپنڈی میں صادق آباد (چراہ روڈ) چوک کی توسیع

*460: راجہ حنیف عباسی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبائی حکومت اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ راولپنڈی میں صادق آباد (چراہ روڈ) چوک کی توسیع وکشادگی اور خوبصورتی کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

(ب) مذکورہ ضمن میں منصوبہ کب تک شروع ہو جائے گا اور کل کتنی لاگت سے؟

(ج) مذکورہ چوک کی توسیع وکشادگی اور خوبصورتی کے ضمن میں پچھلے تین سالوں میں کل کتنی رقم مختص کی گئی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران):

(الف) صادق آباد (چراہ روڈ) چوک کی توسیع وکشادگی سکیم 41.649 ملین روپے کی لاگت سے مالی سال 06-2005 میں منظور ہوئی۔ منصوبہ پر عملدرآمد کے لئے چوک کے چاروں اطراف غیر سرکاری کمرشل زمین کو ایکوزیشن میں مشکلات کے پیش نظر اس منصوبہ کو ختم کر دیا گیا

(ب) جیسا کہ جواب (الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ اس منصوبہ کو ختم کر دیا گیا ہے۔

(ج) پچھلے تین سالوں میں اس منصوبے کے لئے مندرجہ ذیل رقم مختص کی گئی۔

مالی سال	مختص کردہ رقم
2006-07	10 ملین روپے
2007-08	40.627 ملین روپے
2008-09	1.000 ملین روپے

یہ مختص کردہ رقم منصوبہ پر عملدرآمد نہ ہونے کی وجہ سے خرچ نہ ہو سکی۔

راولپنڈی کمیٹی چوک کی تعمیر کی تفصیلات

*461: راجہ حنیف عباسی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کمیٹی چوک انڈر پاس کب بنا؟

(ب) اس پر مدوار کل کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ج) اس کی تعمیر کا ٹھیکہ کس فرم کو کس ریٹ پر کس طریق کار کے تحت اور کس کی منظوری سے دیا گیا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران):

(الف) کمیٹی چوک انڈر پاس فروری 2005 میں مکمل ہوا۔

(ب) کمیٹی چوک انڈر پاس منصوبہ کی تکمیل کے لئے مندرجہ ذیل رقوم خرچ ہوئیں۔

(i) انڈر پاس کا تعمیراتی کام 142.411 ملین روپے

(ii) غیر سرکاری زمین اور دکانات / مکانات کا معاوضہ 111.375 ملین روپے

(iii) ٹیلی فون، سوئی گیس، واپڈا اور واسا وغیرہ کی سروسز کو ہٹانے پر خرچہ 31.509 ملین روپے

(iv) متبادل انتظام ٹریفک 2.00 ملین روپے

(v) کنسلٹ NESPAK برائے ڈیزائن و نگرانی 5.219 ملین روپے

(ج) اس کی تعمیر کا ٹھیکہ میسرز SKB کو حکومت کے 05-2004 میں مقرر کردہ ریٹس پر بذریعہ Open Tender حکومت کی منظوری کے بعد دیا گیا۔

دریائے راوی لاہور سگیاں پل پر ٹول ٹیکس کی وصولی

*858: جناب عبدالوحید چودھری: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) دریائے راوی لاہور سگیاں کے مقام پر پل کی تکمیل کب ہوئی؟

(ب) مذکورہ سگیاں پل مکمل ہونے کے بعد اس پر ٹول ٹیکس وصولی کا کیا طریق کار تھا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سگیاں پل ٹول ٹیکس پر محکمہ مواصلات کا عملہ باقاعدہ ٹول ٹیکس وصول کرتا رہا ہے؟

(د) سال 2003 تا 2006 ہر سال ٹول ٹیکس کی مد میں کتنا ریونیو اکٹھا ہوا، سال وار تفصیل بتائی جائے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 2007 میں اچانک محکمہ نے ٹول ٹیکس وصول کرنا بند کر دیا اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(و) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت سگیاں پل سے ٹول ٹیکس کی مد میں کروڑوں روپے کی خورد برد میں ملوث اعلیٰ حکام کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران):

(الف) دریائے راوی لاہور سگیاں کے مقام پر پل کی تکمیل 5۔جون 1996 میں ہوئی۔

(ب) مذکورہ پل مکمل ہونے کے بعد ٹول ٹیکس وصولی کا طریق کار درج ذیل تھا۔

1۔ تخمینہ کی تیاری ٹریفک سروے کی بنیاد پر۔

2۔ نیلامی بذریعہ اشتہارات قومی اخبار

3۔ سب سے زیادہ ٹینڈر مندرجہ ذیل کمیٹی کی سفارش پر منظوری۔
سپرنٹنڈنگ انجینئر، علاقہ مجسٹریٹ، نمائندہ فنانس ڈیپارٹمنٹ۔

4۔ بمطابق ایگریمنٹ ٹھیکیدار سے دس ماہانہ اقساط میں کل رقم کی وصولی۔

(ج) صرف جزوی طور پر جب تخمینہ سے کم ٹینڈر کی صورت میں محکمہ کا عملہ ٹول ٹیکس وصول کرتا رہا ہے۔

(د) یکم جولائی 2003 سے 30۔جون 2006 تک ٹول ٹیکس کی وصولی کی سالانہ تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	ریونیو وصولی کی رقم	تفصیل
2003-04	84.500ملین	وصولی بذریعہ ٹھیکیدار بولی کے بعد ہوئی
2004-05	81.088ملین	وصولی بذریعہ مواصلات عملہ ہوئی
2005-06	37.088ملین	وصولی بذریعہ مواصلات عملہ ہوئی
2006-07	27.367ملین	وصولی بذریعہ ٹھیکیدار بولی کے بعد ہوئی

یہاں یہ تفصیل بیان کرنا ضروری ہے کہ

(i) جنوری 2004 سے جولائی 2005 تک رنگ روڈ انٹرچینج نیازی چوک کی تعمیر کی وجہ سے نیو راوی پل بند رہا اور ٹریفک سگیاں پل سے گزرتی رہی۔

(ii) برائے سال 05-2004 ٹول ٹیکس بولی کی رقم 84.180 ملین رکھی گئی لیکن تین دفعہ بذریعہ بولی ٹھیکہ دینے کا ٹینڈر اخبار میں دیا گیا اور بولی کی رقم 57.100 ملین سے نہ بڑھی بالآخر بذریعہ مواصلات عملہ وصولی کی گئی۔

(iii) رنگ روڈ انٹرچینج کی تکمیل کے بعد سگیاں انٹرچینج کا کام شروع ہو گیا اور سگیاں پل سے گزرنے والی ٹریفک کم ہو گئی۔

(ہ) یہ درست نہ ہے کہ 2007 میں اچانک محکمہ نے ٹول ٹیکس وصول کرنا بند کر دیا۔ برائے سال 07۔2006 ٹول ٹیکس وصولی کا ٹھیکہ بولی کے بعد ٹھیکیدار کو 45.000 ملین روپے میں دیا گیا۔ وزیراعلیٰ پنجاب کے حکم کے مطابق 17۔دسمبر 2006 کو ٹول ٹیکس کی وصولی بند کروادی گئی اور سگیاں پل پر ٹول ٹیکس معاف کر دیا گیا۔

(و) سگیاں پل سے ٹول ٹیکس کی وصولی کی مد میں کسی قسم کا کوئی خورد برد نہیں ہوا ہے کیونکہ ٹول ٹیکس وصولی کا ٹھیکہ ہر سال بذریعہ بولی ہوتا رہا ہے۔

چنیوٹ پنڈی بھٹیاں و دیگر سڑکوں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1195: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ پنڈی بھٹیاں روڈ، مدینہ شوگر ملز تا 138 ج بی نول، طیب ٹیکسٹائل ملز تا 125 ج بی، وسائے چوک تا 134 ج ایم، جھوک موڑ تا 134 ج بی، چنیوٹ چک جھمرہ روڈ، چنیوٹ لالیاں روڈ، چنیوٹ بائی پاس، ترکھانوالہ لالیاں روڈ، چناب نگر ترکھانوالہ روڈ، احمد نگر ریاض آباد روڈ اور پنگو موڑ امین پور روڈ عرصہ دو سال سے زیر تعمیر ہیں؟

(ب) درج بالا سڑکوں کی منظوری کس سال میں ہوئی اور کب مکمل ہونی تھیں۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) درج بالا سڑکوں پر کتنے فیصد کام ہو چکا ہے نیز ٹھیکیداروں کو کتنی رقم کی ادائیگی کی جا چکی ہے؟

(د) کیا حکومت ان سڑکوں کی اہمیت کے پیش نظر جلد از جلد مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران):

(الف) ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک کے تعاون سے پراجیکٹ انجینئرنگ سیل کے تحت مندرجہ ذیل سڑکات کا کام زیر تعمیر ہے۔

1۔ پنڈی بھٹیاں۔چنیوٹ۔کمال پور روڈ جس میں چنیوٹ پنڈی بھٹیاں روڈ، مدینہ شوگر ملز، طیب ٹیکسٹائل ملز، 125 ج بی۔جھوک موڑ کے مواضعات آتے ہیں جس کو میسرز الخان کنسٹرکشن کمپنی بنا رہی ہے۔

2۔ چنیوٹ۔سرگودھا۔خوشاب روڈ، جس پر چنیوٹ لالیاں روڈ واقع ہے اس کو میسرز چائنہ انٹرنیشنل کمپنی بنا رہی ہے۔

3۔ پھالیہ۔بھیرووال۔وریام۔سیال موڑ۔احمد نگر روڈ، ریاض آباد روڈ پر مشتمل ہے۔ جس پر کام تیزی سے جاری ہے۔ جبکہ چناب نگر ترکھانوالہ روڈ، احمد نگر ریاض آباد روڈ اور پنگو موڑ امین پور روڈ ڈسٹرکٹ حکومت کے پاس ہیں۔

(ب) یہ سڑکیں نومبر 2006 میں شروع ہوئیں جن میں پنڈی بھٹیاں۔چنیوٹ۔کمال پور روڈ 05۔05۔2008 کو مکمل ہونا تھی اب اس کی توسیع 05۔04۔2010 تک کر دی گئی ہے جبکہ چنیوٹ۔سرگودھا۔خوشاب روڈ 01۔12۔2008 کو مکمل ہونا تھی جس کی توسیع 01۔03۔2009 تک کی گئی ہے۔

(ج) پنڈی بھٹیاں۔چنیوٹ۔کمال پور روڈ پر 21 فیصد کام ہو چکا ہے اور کام جاری ہے اور ٹھیکیدار کو 534.364 ملین روپے ادائیگی ہو چکی ہے۔ چنیوٹ، سرگودھا، خوشاب روڈ پر 83.51 فیصد کام ہو چکا ہے اور ٹھیکیدار کو 2569.558 ملین روپے ادائیگی ہو چکی ہے۔

(د) جی ہاں، حکومت پوری تندہی اور مالی تعاون سے مکمل کروانے کی کوشش کر رہی ہے۔

مین بازار بھاگٹانوالہ روڈ ضلع سرگودھا کی تعمیر

*1719: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تعمیر دورویہ سڑک مین بازار بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا منظور ہوئی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تخمینہ 3.592 ملین روپے اور فنی منظوری 2.129 ملین روپے ہوئی تھی جس میں سے 30۔جون 2008 تک 1.302 ملین روپے خرچ کئے جا چکے ہیں جبکہ تمام مطلوبہ فنڈز فراہم کر دیئے گئے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سڑک کی تکمیل کے لئے 0.905 ملین روپے درکار ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ تمام فنڈز جاری ہونے کے باوجود سڑک کی تکمیل نہ ہو سکی، فنڈز خرچ نہ ہوئے اور سال 09-2008 میں اس سکیم کو un-funded قرار دے کر اس کی تکمیل روک دی گئی ہے؟

(ہ) کیاحکومت اس سڑک کی تکمیل کے لئے مطلوبہ فنڈز فراہم کرنے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران):

(الف) یہ درست ہے کہ تعمیر دورویہ سڑک مین بازار بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھالمبائی 0.29کلومیٹر منظور ہوئی تھی۔

(ب) یہ درست ہے کہ سڑک کا تخمینہ لاگت 3.592ملین بحوالہ سیکرٹری مواصلات و تعمیرات پنجاب لاہور چٹھی نمبری SOH-I(C&W)1-16/2006 مورخہ 03.01.2007 منظوری ہوئی تھی اوراس کی فنی منظوری 2.192ملین روپے بحوالہ ایکسیئن پنجاب ہائی وے سرگودہا کی چٹھی نمبری D/231 مورخہ 04.05.2007کو ہوئی تھی جس میں سے 30۔جون2008تک 1.302ملین روپے خرچ کئے جاچکے ہیں اور تمام مطلوبہ فنڈز فراہم کر دیئے گئے تھے۔

(ج) بقایاسڑک کی تکمیل کے لئے سال09۔2008میں 0.905ملین روپے درکار ہیں

(د) یہ درست ہے کہ حکومت نے اس سکیم کے لئے سال09۔2008میں کوئی فنڈز نہ رکھے ہیں اور نہ ہی سال09۔2008میں اس سڑک کی تکمیل کے لئے کوئی فنڈز آئے ہیں جبکہ سکیم پر کام جاری تھا۔

(ہ) اس دفتر نے بقایا مطلوبہ رقم 0.905ملین روپے کی ڈیمانڈ بذریعہ چٹھی نمبری A/3415 مورخہ 20.08.2009 بھیجی ہے۔ جو نہی مذکورہ سڑک کے لئے مطلوبہ فنڈز حکومت کی طرف سے دستیاب ہوں گے اس سڑک کابقایاکام مکمل کر دیاجائے گا۔

رنگ روڈ کے متاثرین کی ادائیگی و دیگر تفصیلات

*1795: جناب محمد نوید انجم: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رنگ روڈ پیکج نمبر16 کے لئے کتنی اراضی کن کن افراد کی ایکوائر کی گئی ہے؟

(ب) جن افراد کی اراضی ایکوائر یا حاصل کی گئی ہے ان کے نام وپتا جات اور اراضی کی تفصیل بتائیں؟

(ج) اس اراضی کے متاثرین کی ادائیگی کا طریق کار کیااپنایا گیاہے؟

(د) ان کو ان کی اراضی کے عوض کس حساب سے رقم کی ادائیگی کی جارہی ہے؟

(ہ) اس علاقہ میں زمین کی مارکیٹ ویلیو کیا ہے اور حکومت کے کاغذات میں کیا ہے؟

(و) کیا حکومت اس پیکج کے متاثرین کو ادائیگی کے لئے ایم پی اے کی کمیٹی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ وہ اصل حقائق کی چھان بین کر کے متاثرین کو ادائیگی کرے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران):

(الف) رنگ روڈ پیکج نمبر 16 کے لئے جتنی اراضی جن افراد سے لی گئی ہے ان کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جن افراد کی اراضی ایکوائر یا حاصل کی گئی ہے ان کے نام کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) معاوضہ اراضی حاصل کرنے کے لئے زیر آمدہ رقبہ کا مالک ریونیو ڈیپارٹمنٹ سے فرد ملکیت حاصل کر کے لینڈ ایکوزیشن کلکٹر کو پیش کرتا ہے اور ساتھ -/100 روپے مالیت کا اشٹام پیپر پر انڈیمنٹی بانڈ پر کر کے اصل کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کے ساتھ لف کرتا ہے۔ایک اور آدمی اپنے ہمراہ شناخت کنندہ کے طور پر لے کر آتا ہے اس کے بعد مالک اراضی کو اس معاوضہ کا ووچر جاری کر دیا جاتا ہے جو دفتر خزانہ سرکار سے پاس ہو کر مالک اراضی کے بنک اکاؤنٹ میں جمع ہو جاتا ہے۔

(د) پیکج 16 موضع لیل میں آبادی والی جگہ کا -/80000 روپے فی مرلہ اور خالی جگہ کا -/65000 روپے فی مرلہ اور موضع کوٹ ودھاوا سنگھ اور نتھا سنگھا اور بخشیش پورہ میں -/65000 روپے فی مرلہ بمع 15 فیصد لازمی حصول اراضی الاؤنس معاوضہ اراضی کی گئی۔

(ہ) اس علاقے میں زمین کی مارکیٹ قیمت اوسط بیج -/33960 روپے فی مرلہ ہے اور شیڈول میں -/30000 روپے فی مرلہ ہے جبکہ بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور نے زمین کی قیمت -/80000 روپے اور -/65000 روپے فی مرلہ بمع 15 فیصد لازمی حصول اراضی الاؤنس منظور کی ہے۔

(و) محکمہ مواصلات و تعمیرات میں اس بابت کوئی بات زیر غور نہ ہے چونکہ لینڈ ایکوزیشن ایکٹ میں ایسی کوئی شق موجود نہ ہے۔

رنگ روڈ لاہور کی تفصیلات

*1796: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رنگ روڈ لاہور بنانے کا منصوبہ کب منظور ہوا تھا، اس کا پہلا نقشہ اور موجودہ رنگ روڈ کا نقشہ پیش کریں نیز اس کے نقشہ میں اب تک کتنی بار تبدیلی کی گئی ہر دفعہ تبدیلی کی وجہ بیان کریں؟

(ب) رنگ روڈ لاہور کا ابتدائی تخمینہ لاگت کتنا تھا اور اب بڑھ کر کتنا تخمینہ ہو چکا ہے، اس کا تخمینہ لاگت کتنی بار تبدیل ہوا، تفصیل فراہم کریں نیز تخمینہ تبدیل کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) یہ منصوبہ کب شروع ہوا اور اس کی مدت تکمیل پہلی اور موجودہ کیا ہے؟

(د) اس کی مدت تکمیل کتنی دفعہ بڑھائی جا چکی ہے ہر دفعہ مدت تکمیل بڑھانے کی وجہ بیان کریں؟

(ہ) آج تک اس منصوبہ پر کتنا کام ہوا ہے اور کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے، کتنا کام بقایا ہے اور کتنے عرصہ میں مکمل ہونے کی توقع ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران):

(الف) لاہور رنگ روڈ کی مختلف Alignments کے بارے میں studies گزشتہ سالوں کے دوران ہوتی رہی ہیں۔تاہم موجودہ منصوبہ پر 2004 میں NESPAK کی مدد سے ڈیزائن کا کام شروع ہوا۔ اگست 2005 میں مجاز اتھارٹی کی منظوری کے وقت اس کی کل لمبائی 61.50 کلو میٹر تھی۔تاہم بعد میں تکنیکی دشواری اور تعمیر کی بے پناہ مشکلات کی وجہ سے یہ ثابت ہوا کہ فیروزپور روڈ سمن آباد گلشن راوی وغیرہ پر رنگ روڈ کی تعمیر ممکن نہ تھی۔ لہذا مجاز اتھارٹی کی منظوری سے اس حصہ کو منسوخ کر کے Southern Loop کے اضافہ کے ساتھ رنگ روڈ کا موجودہ نقشہ بنایا گیا ہے۔سابقہ منظور شدہ alignment اور موجودہ منظور شدہ alignment کے نقشہ جات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(ب) رنگ روڈ کو تعمیر کے لحاظ سے دو فیز میں تقسیم کیا گیا ہے۔

فیز 1: (Northern Loop) لمبائی تقریباً 40.3 کلو میٹر

2005 میں ابتدائی نقشہ کے مطابق فیز-1 (گلشن راوی سے براستہ بند روڈ محمود بوٹی، واڑہ گجراں، ہربنس پورہ، ایئرپورٹ روڈ، بیدیاں روڈ انٹرچینج، کماہاں تا چونگی امر سدھو فیروزپور روڈ) کا

تخمینہ لاگت بشمول حصول اراضی تقریباً64-ارب روپے لگایا گیا تھا جبکہ فیز-2(چونگی امر سدھو فیروز پور روڈ تا گلشن راوی براستہ کلمہ چوک، کیمپ جیل، سمن آباد، گلشن راوی مین روڈ)کا ڈیزائن مکمل نہ ہوا اور تخمینہ لاگت بھی نہ لگایا گیا۔

موجودہ alignment میں فیز-1(گلشن راوی سے براستہ بند روڈ محمود بوٹی، واڑہ گجراں، ہر بنس پورہ، ایئرپورٹ روڈ، بیدیاں روڈ انٹرچینج تا کماہاں)کا تخمینہ لاگت بشمول حصول اراضی تقریباً52-ارب روپے ہے۔

فیز2: (Southern Loop)(کماہاں سے براستہ گجومتہ، ہلوکی، اڈا پلاٹ، تارو گل، مراکہ، موہلنوال، شاہپور کانجراں تاM2 موٹروے)ابھی ابتدائی مرحلہ ڈیزائن میں ہے لہذا تخمینہ لاگت لگانا ممکن نہ ہے۔

(ج) رنگ روڈ کی تعمیر کا آغاز بمطابق(Package-1)اور تخمینہ جات کے نیازی انٹرچینج کی تعمیر سے نومبر 2004 میں شروع ہوا اور مختلف مراحل میں تیزی سے زمین کی دستیابی، منظوری اور دیگر لوازمات کی فنی اور فنڈز کی دستیابی کے ساتھ تکمیل کے مراحل میں ہے۔انشاءاللہ گلشن راوی تا ایئرپورٹ(براستہ بند روڈ، محمود بوٹی، واڑاں گجراں، ہر بنس پورہ اور ایئرپورٹ روڈ)دسمبر2009 تک میں تکمیل پذیر ہو گا۔اس حصہ کی کل لمبائی 30 کلومیٹر ہے۔ ایئرپورٹ سے کماہاں(براستہ بیدیاں روڈ انٹرچینج)حصول زمین اور تعمیر کے مختلف مراحل میں ہے۔

(د) جیسا کہ (ج) کے ذیل میں بتایا گیا ہے کہ رنگ روڈ کے مختلف حصوں پر کام مختلف مراحل میں شروع ہے۔لہذا ہر حصے کا عرصہ تکمیل بھی مختلف ہے۔مدت تکمیل بڑھنے کی عمومی وجوہات میں رنگ روڈ کا شہری علاقوں سے گزرنا، حصول اراضی کی مشکلات اور مختلف تنصیبات کی منتقلی شامل ہیں۔

(ہ) آج تک رنگ روڈ کے فیز1 پر تعمیراتی کام کا53 فیصد پایہ تکمیل تک پہنچ چکا ہے۔تعمیراتی کام (سول ورکس، بشمول تنصیبات کی منتقلی وغیرہ) پر کل لاگت تقریباً13-ارب روپے آچکی ہے جبکہ حصول اراضی پر کل لاگت (لینڈ ایکوزیشن ایوارڈ کی بنیاد پر)تقریباً16.5-ارب روپے آچکی ہے۔بقایا47 فیصد میں سے اکثر حصوں پر تعمیراتی کام شروع ہے جب کہ کچھ حصوں پر حصول اراضی اور تنصیبات کی منتقلی کا کام جاری ہے۔لہذا حصول اراضی کے بعد ہی تاریخ تکمیل طے ہو سکے گی جیسا کہ جز(ج) کے ذیل میں بیان کیا گیا ہے کہ اس فیز کا گلشن

راوی تا ایئر پورٹ تک کا حصہ انشاء اللہ دسمبر 2009 تک مکمل ہو جائے گا جبکہ فیز۔II (Southern Loop) ابھی ڈیزائن کے ابتدائی مراحل میں ہے۔

سرگودھا نامکمل سڑکوں کے لئے فنڈز کی فراہمی

*1912: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا میں درج ذیل سڑکات سالانہ ترقیاتی پروگرام 2007-08 میں شامل تھیں، جن کی انتظامی منظوری ہو چکی ہے اور ان پر 30۔جون 2008 تک اخراجات بھی ہو چکے ہیں؟

1- تعمیر وامپرومنٹ سڑک بھاگٹانوالہ (23-الف جنوبی) تا 29 جنوبی تا 29 جھال جنوبی مع لنک لالو والی تا 29 جھال ہمراہ مٹھ لک مائنر وملانے سڑک مانگنی، دریا براستہ موضع دریا۔

2- تعمیر سڑک از 23 جنوبی تا ملانے سڑک آبادی کریم داد گجر

3- تعمیر دورویہ سڑک بازار بھاگٹانوالہ

4- تعمیر از 133 جنوبی تا 128 جنوبی براستہ 131 جنوبی تا 127 جنوبی

5- تعمیر سڑک از 130 جنوبی تا 50 جنوبی

6- تعمیر سڑک از سلانوالی 119 جنوبی روڈ 128 جنوبی موڑ تا 139 جنوبی وملانے سرگودھا بڑانہ سڑک

7- تعمیر پیڈسٹرین برج بالمقابل ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مندرجہ بالا سڑکیں ابھی نامکمل ہیں۔ان کو اے ڈی پی 2008-09 میں شامل نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان سڑکوں کو اب Un-funded قرار دے دیا ہے اور مالی سال 2008-09 میں ان کے لئے کوئی فنڈ مہیا نہیں کیا جارہا ہے، اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعلقہ محکمہ شاہرات پراونشل سرگودھا نے ان سڑکوں کے لئے فنڈز کا مطالبہ کیا ہوا ہے، اس پر کیا کارروائی ہوئی ہے؟

(ہ) کیا حکومت ان سڑکوں کی تکمیل کے لئے مطلوبہ فنڈز سال 2008-09 میں مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(و) ان سڑکوں پر اب تک جو رقم خرچ کی جاچکی ہے اس کی تفصیل مہیا فرمائی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران):

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع سرگودہا میں درج ذیل سڑکات سالانہ ترقیاتی پروگرام 08۔2007 میں شامل تھیں جن کی انتظامی وفنی منظوری ہو چکی ہے اور ان پر 30۔جون 2008 تک اخراجات بھی ہو چکے ہیں۔

1۔ تعمیر وامپرومنٹ سڑک بھاگٹانوالہ (23الف جنوبی) تا 29جنوبی تا 29جھال جنوبی مع لنک لالو والی تا 29جھال ہمراہ مٹھہ لک مائنر وملانے سڑک مانگنی دریا براستہ موضع دریا۔

2۔ تعمیر سڑک از 23جنوبی تاملانے سڑک آبادی کریم داد گجر۔

3۔ تعمیر دورویہ سڑک بازار بھاگٹانوالہ۔

4۔ تعمیر از 133جنوبی تا 28جنوبی براستہ 131جنوبی تا 127جنوبی۔

5۔ تعمیر سڑک از 130جنوبی تا 50جنوبی۔

6۔ تعمیر سڑک از سلانوالی 119جنوبی روڈ 128جنوبی موڑ تا 139جنوبی وملانے سرگودہا بڑانہ سڑک۔

7۔ تعمیر پیڈسٹرین برج بالمقابل ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مندرجہ بالا سڑکیں ابھی نامکمل ہیں۔اوران سڑکات کو اے ڈی پی 09۔2008 اور 10۔2009 میں نہ شامل کیا گیا ہے جبکہ ان سڑکات پر کام جاری تھا۔دفتر ہذا کو بحوالہ انور علی چیمہ ایم این اے کی رٹ پٹیشن کے ذریعے برائے سال 09۔2008 فنڈز دستیاب بھی ہوئے تھے لیکن فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جون 2009 میں ایک مرتبہ پھر بذریعہ List 2nd فنڈز کاٹ لئے گئے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ان سڑکوں کو اب Un-funded قرار دیا گیا ہے اور مالی سال 09۔2008 اور مالی سال 10۔2009 میں کوئی فنڈز نہ رکھے گئے ہیں۔

(د) دفتر ہذا نے ان سڑکات کی مد میں بقایا فنڈز کی ڈیمانڈ بھیجی ہوئی تھی اور برائے سال 09۔2008 فنڈز دستیاب بھی ہوئے تھے لیکن فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جون 2009 میں ایک مرتبہ پھر فنڈز کاٹ لئے گئے اور برائے مالی سال 10۔2009 بذریعہ چٹھی نمبر 3415 مورخہ 20.08.2009 کو ایک مرتبہ پھر ڈیمانڈ بھجوائی گئی ہے۔

(ہ) جی ہاں! حکومت ان سڑکوں کی تکمیل کے لئے مطلوبہ فنڈز کی ڈیمانڈ بھیجی ہوئی ہے اور جونہی فنڈز دستیاب ہوتے ہیں ان سڑکات کا بقایا کام مکمل کر دیا جائے گا۔

(و) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

منڈی احمد آباد سے کنگن پور سڑک کی مرمت

*1972: ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ منڈی احمد آباد سے کنگن پور حال ہی میں تعمیر ہونے والا مین روڈ جو کہ تقریباً 5 کروڑ کی لاگت سے تیار ہوئی ابھی صرف دو سال کا عرصہ گزرا ہے کہ اس سڑک میں گڑھے پڑ چکے ہیں؟

(ب) کیا محکمہ اس ناقص تعمیر کی انکوائری کرنے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے اور کب تک اس سڑک کی مرمت ہو جائیگی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران):

(الف) مذکورہ سڑک کی مرمت کا کام ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے۔ صوبائی حکومت نے بذریعہ دفتر ہذا اس کی کشادگی / بحالی کا کام 06-2005ء میں مکمل کیا تھا اور محکمہ کے ایگریمنٹ کے مطابق کام مکمل ہونے کے بعد ایک سال تک ٹھیکیدار اس کی ٹوٹ پھوٹ کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ مذکورہ سڑک کو مکمل ہوئے تقریباً 2/1-2 سال ہو چکے ہیں۔ اب اس کی مرمت اور دیکھ بھال کی ذمہ داری ڈسٹرکٹ آفیسر (روڈز) اوکاڑہ / قصور کی ہے۔

(ب) ایضاً

رنگ روڈ لاہور کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1983: جناب وسیم قادر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) رنگ روڈ لاہور کتنی لاگت کا منصوبہ ہے اور اس کی مدت تکمیل کیا ہے؟

(ب) اب تک کتنا رنگ روڈ تعمیر ہو چکا ہے کتنا بقایا ہے اور یہ کب تک مکمل ہو جائیگا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ رنگ روڈ کے ساتھ جو آبادیوں کی سڑکیں ہیں انھیں رنگ روڈ پر آنے کے لئے راستہ نہیں دیا گیا، وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران):

(الف) رنگ روڈ لاہور کو تعمیر کے لحاظ سے دو فیز میں تقسیم کیا گیا ہے۔

فیز 1۔ (نادرن لوپ) لمبائی تقریباً 40.3 کلومیٹر

فیز2۔ (سدرن لوپ) لمبائی تقریباً 47.5 کلو میٹر

فیز۔1 (40.3 کلو میٹر) کے جاری اور بقایا حصوں کی تعمیر کا موجود تخمینہ تعمیراتی کام تقریباً 25.09۔ارب روپے ہے۔ تخمینہ لاگت حصول اراضی وادائیگی برائے موجود تعمیرات (Land Acquisition and Compensation for Structure تقریباً 26.94۔ارب روپے ہے۔

فیز۔2 یعنی سدرن لوپ (لمبائی تقریباً 47.5 کلو میٹر) چونکہ ابھی ڈیزائن کے ابتدائی مرحلے میں ہے۔ لہذا تخمینہ لاگت لگانا فی الحال ممکن نہ ہے۔

انشاللہ فیز:1 کا حصہ گلشن راوی تا ایئرپورٹ (براستہ بند روڈ، محمود بوٹی، واڑہ گجراں، ہر بنس پورہ اور ایئرپورٹ روڈ) دسمبر 2009 تک میں تکمیل پذیر ہو گی۔اس حصہ کی کل لمبائی 30 کلو میٹر ہے۔ایئرپورٹ سے کماہاں (براستہ بیدیاں روڈ انٹر چینج) حصول زمین اور تعمیر کے مختلف مراحل میں ہے۔

(ب) آج تک رنگ روڈ کے فیز:I (نارورن لوپ) پر تعمیراتی کام کا 53 فیصد پایہ تکمیل تک پہنچ چکا ہے۔بقایا 47 فیصد میں سے اکثر حصوں پر تعمیراتی کام شروع ہے جبکہ کچھ حصوں پر حصول اراضی اور تنصیبات کی منتقلی کا کام جاری ہے۔لہذا حصول اراضی کے بعد ہی تاریخ تکمیل طے ہو سکے گی جبکہ فیز:II (Southern Loop) ابھی ڈیزائن کے ابتدائی مراحل میں ہے۔

(ج) رنگ روڈ کا ڈیزائن محدود وسائل (Controlled Access) کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔یعنی رنگ روڈ پر داخلہ ونکاسی صرف انٹر چینج کے ذریعے ہو گی۔رنگ روڈ پر ڈیزائن سپیڈ 100 کلو میٹر فی گھنٹہ ہے۔لہذا مذکورہ آبادیوں کو رنگ روڈ سے براہ راست راستہ دینا نہ ہی ممکن ہے اور نہ ہی حفاظتی تقاضوں کے مطابق رنگ روڈ کے دونوں طرف دو رویہ کارپٹ والی سروس روڈ بھی بنائی جا رہی ہے جو آزاد رسائی (Free Access) کے لئے ہو گی۔اطراف کی آبادیوں کی سڑکیں مذکورہ سروس روڈ کے ساتھ منسلک ہونگی تاکہ آزادانہ آمد ورفت ہو سکے۔رہائشی علاقوں کی سہولت کے لئے مناسب فاصلوں پر بالائی پل (Overhead Pedestrian Bridges) تعمیر کئے گئے ہیں جن سے پیدل چلنے والے لوگوں اور سائیکل سواروں کو رنگ روڈ کراس کرنے کی سہولت میسر ہو گی۔

ضلع راولپنڈی مانکیالہ، اوور ہیڈ برج کی تعمیر کی تفصیلات

*2071: انجینئر قمر اسلام راجہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راولپنڈی میں مانکیالہ اوور ہیڈ برج کی تعمیر کب شروع ہوئی اور یہ پراجیکٹ کب تک مکمل ہونا تھامزید یہ کہ اس غیر ضروری تاخیر کی کیا وجوہات ہیں؟

(ب) اب یہ پراجیکٹ کب تک پایہ تکمیل تک پہنچے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران):

(الف) مانکیالہ اوور ہیڈ برج کی تعمیر کا آغاز 2007۔3۔26 کو ہوا اور یہ کام شیڈول کے مطابق 2008۔03۔25 تک مکمل ہونا تھا اس پراجیکٹ کی تکمیل میں تاخیر کی درج ذیل وجوہات ہیں۔

(i) پراجیکٹ کی کنسٹرکشن ڈرائینگز Work Order جاری ہونے کے دوماہ بعد ملیں۔

(ii) کام کے آغاز سے ہی اہلیان مانکیالہ نے کام شروع کرنے میں شدید رکاوٹ ڈالی۔ کچھ حد تک یہ رکاوٹ لوکل پولیس کی مدد سے دور کی گئی۔ کچھ لوگوں نے اس کام کی تعمیر کے خلاف عدالت سے Stay لے لیا جس وجہ سے کام کی تکمیل میں دیر ہوئی۔

(iii) موقع پر موجودہ تجاوزات ہٹانے اور پرائیویٹ زمین Acquire کرنے میں وقت لگا۔

(iv) تجاوزات اور لینڈ ایکوزیشن کی وجہ سے واپڈا کے کھمبے ہٹانے میں زیادہ وقت لگا جو کہ کام کی تکمیل میں تاخیر کا باعث بنا۔

(v) زیر تعمیر اوور ہیڈ برج کی دونوں اطراف یعنی کلر سیداں اور روات کے اطراف پر ٹریفک کے لئے عارضی متبادل راستہ فراہم کرنا پڑا کیونکہ چلتی ہوئی ٹریفک میں تعمیر پل کا کام ناممکن تھا یہ عارضی راستہ پرائیویٹ زمینوں سے گزارا جانا تھا اور اس مقصد کے لئے مالکان اپنی زمین نہ دینا چاہتے تھے۔ انتہائی کوششوں کے بعد زمین کے مالکان کو قائل کر کے متبادل راستہ فراہم کیا گیا۔ مزید یہ کہ پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کی پاکستان ریلوے ڈیپارٹمنٹ سے مسلسل بات چیت کے بعد پاکستان ریلوے نے 2008۔08۔13 کو اس متبادل راستہ پر عارضی لیول کراسنگ کا گیٹ / پھاٹک فراہم کیا اس طرح کام کی تکمیل میں تاخیر ہوئی۔

(vi) ریلوے لائن پر پل کی تعمیر کے لئے پاکستان ریلوے سے NOC لینا ضروری تھا جس کے لئے مورخہ 2007۔06۔26 سے پاکستان ریلوے کو تحریری درخواست کی گئی۔ تمام تر کوششوں کے باوجود ریلوے نے مئی 2009 میں ریلوے لائن پر کام کرنے کی اجازت دی۔

(vii) وقت پر کام کی تکمیل کے لئے فنڈز کم تھے۔

(ب) یہ پراجیکٹ جون 2009 میں مکمل ہو چکا ہے۔

وحدت کالونی لاہور میں سرکاری رہائش گاہوں کی کارپٹنگ کی تفصیلات

*2080: محترمہ عائشہ جاوید: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وحدت کالونی لاہور میں آج کل اکتوبر 2008 Carpeting کا کام ہو رہا ہے؟

(ب) اگر یہ درست ہے کہ تو اس کام کو مکمل کرنے کا تخمینہ لاگت کیا ہے اور کب تک اس کو مکمل کرنے کا ٹھیکہ دار کے ساتھ معاہدہ ہوا ہے؟

(ج) کیا اس کام کا ٹھیکہ دیتے وقت اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے اور ٹینڈر طلب کئے گئے، اگر ہاں تو اخبار کا نام اور تاریخ بیان کی جائے؟

(د) کیا جب ٹھیکیداران کو ٹھیکہ دیا گیا ہے، وہ گورنمنٹ کے approved ٹھیکہ دار ہیں اور Black Listed تو نہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کی ملی بھگت سے ٹھیکیدار منظور شدہ tough tiles کی بجائے سولنگ لگا رہا ہے ابھی ٹھیکیدار کام بند کر کے معاہدہ کی اصل شرائط کے مطابق tough tiles لگانے کو تیار ہے اگر نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

(و) جو سرکاری افسران از قسم SDO،Overseer،Supervisor و دیگر عملہ جو اس کام کی نگرانی کر رہے ہیں ان کے نام، گریڈ اور عرصہ تعیناتی بیان کیا جائے؟

(ز) کیا یہ بھی درست ہے کہ leveling صحیح نہ کرنے کے باعث پانی کے نکاس کا کوئی معقول انتظام نہیں کیا گیا؟

(ح) کیا یہ بھی درست ہے کہ برسات کے موسم میں پانی جمع ہونے سے مختلف بیماریاں پھیلنے کا خطرہ ہے، اگر ہاں تو اس کے تدارک کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران):

(الف) جی نہیں، وحدت کالونی میں اکتوبر 2008 میں کارپیٹنگ کا کوئی کام نہ ہوا ہے۔

(ب) وحدت کالونی میں کارپیٹنگ کرنے کے لئے کوئی منصوبہ منظور شدہ نہ ہے تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل منظور شدہ منصوبہ جات کی ہوتی ہے۔

(ج) وحدت کالونی میں کارپیٹنگ کرنے کے لئے کوئی ٹینڈر طلب نہیں کئے گئے ہیں اس لئے کسی اخبار میں کوئی اشتہار بھی نہیں دیا گیا۔

(د) وحدت کالونی میں کارپیٹنگ کے کام کا ٹھیکہ کسی ٹھیکیدار کو نہیں دیا گیا ہے۔

(ہ) حکومت پنجاب محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی نے ایک سکیم مالیتی 49.681 ملین روپے بعنوان Renovation/Improvement of foot path and lawns/Street in Wahdat Colony, Lahore بذریعہ چٹھی dated14-06-2008، No.US(Dev)1-255/2007 منظور کی ہے اور اس سکیم کے تحت صرف گول باغ وحدت کالونی میں ٹف ٹائلز مہیا کرنا مطلوب / منظور ہے جب کہ باقی جگہوں پر اینٹوں کی سولنگ ہونی درکار ہے۔یہ درست نہ ہے کہ ٹھیکیدار محکمہ کی ملی بھگت سے منظور شدہ ٹف ٹائل کی بجائے سولنگ لگا رہا ہے۔بلکہ وہ معاہدہ کی منظور شدہ شرائط کے مطابق کام کر رہا ہے۔

(و) جو سرکاری افسران از قسم Supervisor, Overseer, SDO, Executive Engineer اس کام کی نگرانی کر رہے ہیں ان کے نام گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نام	عہدہ	سکیل	عرصہ تعیناتی
محمد اقبال	ایگزیکٹو انجینئر	18	26-05-08
گلریز خالد	ایس ڈی او	17	28-07-07
رانا ندیم اختر	سب انجینئر	16	15-07-05
نور الٰہی	سب انجینئر	16	10-03-05
شبیر حسین چیمہ	سب انجینئر	11	18-07-02
سجاد رشید	سب انجینئر	11	21-10-02

(ز) ٹف ٹائل اور سولنگ کا کام کرتے وقت لیونگ کا پورا خیال رکھا گیا ہے۔

(ح) چونکہ وحدت کالونی کا علاقہ آس پاس کے علاقوں سے اونچی سطح پر واقع ہے اس لئے برسات کے موسم میں پانی جمع ہونے کا کوئی امکان نہ ہے۔

ضلع سرگودھا محکمہ میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2168: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ مواصلات و تعمیرات میں گریڈ 11 اور اوپر کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں، کتنی خالی اور کتنی پر ہیں؟

(ب) گریڈ 16 اور اوپر کے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تعیناتی کا عرصہ بیان کریں؟

(ج) ان ملازمین پر سالانہ کتنی رقم تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں خرچ کی جارہی ہے؟

(د) کن کن ملازمین کے پاس سرکاری گاڑیاں ہیں ان ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت بیان کریں؟

(ہ) ان گاڑیوں کے نمبرز اور ماڈل بتائیں نیز ان گاڑیوں پر سالانہ کتنی رقم مرمت اور ڈیزل / پیٹرول پر خرچ ہوئی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع سرگودھا میں گریڈ 11 اور اُوپر کی منظور شدہ کل اسامیاں 42 ہیں اور 37 پُر ہیں اور 05 اسامیاں خالی ہیں۔

(ب)

نمبر شمار	گریڈ	نام بمعہ عہدہ	تعلیمی قابلیت	تعیناتی
1	19	فاروق احمد منہاس سپرنٹنڈنگ انجنیئر	ایم ایس سی انجینئرنگ	27-01-2009
2	18	شفاقت حسین مہتمم شاہرات	بی ایس سی انجینئرنگ	17-08-2009
3	18	شفقت علی بٹر مہتمم شاہرات	بی ایس سی انجینئرنگ	05-01-2009
4	17	عابد علی سب ڈویژنل آفیسر	بی ایس سی انجینئرنگ	25-08-2009
5	17	سہل اکرم سب ڈویژنل آفیسر	بی ایس سی انجینئرنگ	14-06-2009
6	17	غلام مرتضیٰ سب ڈویژنل آفیسر	بی ٹیک آنرز	06-01-2009
7	17	سلیم اکبر سب ڈویژنل آفیسر	بی ٹیک آنرز	15-09-2008
8	17	محمد سرور ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر	ایس اے ایس	23-09-2008
9	17	ممتاز سہل ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر	ایس اے ایس	23-09-2008
10	16	پرویز احمد چیمہ سپرنٹنڈنٹ	بی اے۔ ایل ایل بی	18-08-2008
11	16	محمد فہیم ریسرچ اسسٹنٹ	ایم ایس سی جیالوجی	09-01-2009
12	16	محمد ایوب ریسرچ اسسٹنٹ	بی ایس سی	09-01-2009

(ج) ان ملازمین پر سالانہ تنخواہوں کی مد میں رقم 5939754 برائے سال 09-2008 خرچ ہو گی اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں رقم -/220290 روپے یہ ٹی اے کی رقم صرف تبادلہ کی مد میں خرچ ہوئی ہے۔

(د)

نمبر شمار	گریڈ	نام بمعہ عہدہ	تعلیمی قابلیت	گاڑی نمبر
1	19	فاروق احمد منہاس سپرنٹنڈنگ انجنیئر	ایم ایس سی انجینئرنگ	SGG1021
2	18	شفقت علی بٹر مہتمم شاہرات	بی ایس سی انجینئرنگ	4241
3	18	شفاقت حسین مہتمم شاہرات	بی ایس سی انجینئرنگ	8914
4	17	عابد علی سب ڈویژنل آفیسر	بی ایس سی انجینئرنگ	9814
5	17	سہل اکرم سب ڈویژنل آفیسر	بی ایس سی انجینئرنگ	1359
6	17	غلام مرتضیٰ سب ڈویژنل آفیسر	بی ٹیک آنرز	4911
7	17	سلیم اکبر سب ڈویژنل آفیسر	بی ٹیک آنرز	9590

(ہ)

گاڑی نمبر	ماڈل	سالانہ خرچہ مرمت	ڈیزل
1021	2007	لینڈرووَر مرمت94000	ڈیزل -/187537روپے
4241	2006	سوزوکی جیپ-------	پٹرول -/125000روپے
8914	1997	سوزوکی جیپ-------	ڈیزل -/42855روپے
9814	2006	سوزوکی جیپ-------	ڈیزل -/187537روپے
4911	2006	سوزوکی جیپ-------	پٹرول -/132000روپے
9590	2001	سوزوکی جیپ-------	ڈیزل -/29294روپے
1359	2006	سوزوکی جیپ-------	پٹرول -/126000روپے

ضلع سرگودھا میں سڑکوں کی مرمت کی صورتحال و دیگر تفصیلات

*2169: محترمہ زوبیہ روباب ملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 07۔2006 اور 08۔2007 کے دوران ضلع سرگودھا محکمہ مواصلات و تعمیرات کو کتنی رقم سالانہ کس کس مد میں فراہم کی گئی تھی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کن کن سڑکوں کی از سر نو مرمت کے لئے فراہم کی گئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران جن سڑکوں کی از سر نو تعمیر شروع ہوئی ان کے نام، لمبائی اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(د) ان سالوں کے دوران جن سڑکوں کی مرمت کی گئی ان کے نام اور ان پر خرچ کردہ رقم کی تفصیل فراہم کریں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران):

(الف) دوران مالی سال07-2006 ترقیاتی کاموں کی مد میں1579.873 ملین روپے موصول ہوئے۔ دوران مالی سال08-2007 ترقیاتی کاموں کی مد میں (1761.782+156.085)= 1917.867 ملین روپے موصول ہوئے۔

(ب) دوران مالی سال07-2006 مرمت کے کاموں کی مد میں 61.347 ملین روپے موصول ہوئے۔ دوران مالی سال 08-2007 مرمت کے کاموں کی مد میں121.401 ملین روپے موصول ہوئے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور / جڑانوالہ ڈیول کیرج وے کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*2303: رائے محمد شاہ جہاں خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور تا جڑانوالہ ڈیول کیرج وے زیر تعمیر ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ کی تکمیل کی مدت گزر چکی ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک اسے مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے یا اس میں فنڈز کی کمی بیشی ہے تو اس کو بھی پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) اگر پورے فنڈز میسر ہوئے تو سال10-2009 تعمیر مکمل ہو جائے گی۔

خانقاہ ڈوگراں تا حافظ آباد سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*2420: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خانقاہ ڈوگراں تا حافظ آباد روڈ مکمل تعمیر نہیں کی گئی اور صرف پتھر ڈالنے کے سوا مزید کچھ نہیں کیا گیا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ روڈ کا ٹھیکہ کب دیا گیا اور اسے مکمل کرنے کی تاریخ کیا ہے نیز ٹھیکیدار کا نام مع پتا اور اس پر لاگت کا تخمینہ کیا ہے اور یہ کب تک مکمل تعمیر کر دی جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ خانقاہ ڈوگراں تا حافظ آباد روڈ کی تعمیر جاری ہے۔ پتھر ڈالنے کے بعد اسفالٹ کا کام بھی جاری ہے۔

(ب) مذکورہ روڈ کا ٹھیکہ 2 گروپوں میں مورخہ 2007-2-20 کو دیا گیا تھا اور اس کے مکمل ہونے کی تاریخ 2008-2-20 تھی۔ ٹھیکیدار کا نام میسرز حسن زمان پرائیویٹ لمیٹڈ وائٹ ہاؤس، B-21 بلاک M گلبرک III لاہور جبکہ تخمینہ لاگت مبلغ 205.186 ملین روپے برائے گروپ نمبر 1 اور 204.935 ملین روپے برائے گروپ نمبر 2 (کل تخمینہ لاگت مبلغ 410.121 ملین روپے) ہے۔ یہ سڑک تقریباً رواں مالی سال میں مکمل ہو جائے گی۔ بشرطیکہ تمام فنڈ مہیا ہو جائے۔

پنڈی بھٹیاں / حافظ آباد اور جلال پور
سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*2422: **چودھری محمد اسد اللہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنڈی بھٹیاں تا حافظ آباد روڈ بنانے کا ٹھیکہ دیا گیا ہے اگر ہاں تو کب اور کتنے میں نیز ٹھیکیدار کا نام مع ایڈریس بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنڈی بھٹیاں تا جلال پور روڈ بنا دی گئی ہے، اگر ہاں تو کب اور اس پر کیا لاگت آئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جلال پور تا حافظ آباد روڈ ابھی تک نہیں بنائی گئی، اگر ہاں تو اس کی کیا وجوہات ہیں اور یہ کب تک مکمل بنا دی جائے گی، نیز کیا یہ ٹھیکہ دینے کی تاریخ کے اندر مکمل ہو جائے گی اور اس پر کوئی اضافی چارجز تو نہیں آئیں گے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران):

(الف) یہ درست ہے کہ حافظ آباد (جناح چوک) تا پنڈی بھٹیاں انٹر چینج کا ٹھیکہ دو گروپوں میں دیا گیا جس کی تفصیل ذیل ہے۔

1۔ گروپ نمبر=I

میسرز نذیر اینڈ کمپنی پرائیویٹ لمٹیڈ۔ تخمینہ لاگت 338.637 ملین روپے تاریخ ٹھیکہ 24۔06۔2006

2۔ گروپ نمبر=II

میسرز خالد راؤف اینڈ کمپنی پرائیویٹ لمٹیڈ۔ تخمینہ لاگت 214.667 ملین روپے تاریخ ٹھیکہ 05۔07۔2006

(ب) ہاں! یہ درست ہے کہ جلال پور تا پنڈی بھٹیاں روڈ مکمل تعمیر کر دی گئی ہے اس پر کل خرچہ 203.063 ملین روپے آیا ہے۔

(ج) ہاں! یہ درست ہے کہ سیکشن جلال پور تا حافظ آباد فنڈز قسطوں میں آنے کی وجہ سے اپنے مقررہ وقت میں مکمل نہیں ہوئی۔ اگر حکومت نے بقایا فنڈز مبلغ 149 ملین روپے مہیا کر دیئے تو 2010۔106۔30 تک یہ سڑک مکمل ہو جائے گی۔ اس پر اضافی چارجز جو کہ price variation کی وجہ سے آئیں گے ان کا تخمینہ کام مکمل ہونے کے بعد لگے گا۔

ورلڈ بنک کی امداد سے تعمیر کی جانے والی سڑکوں کی تفصیلات

*2431: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد تا چنیوٹ، چنیوٹ تا پنڈی بھٹیاں اور چنیوٹ تا سرگودھا روڈ ورلڈ بنک کی امداد سے تعمیر کی جارہی ہے۔؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ معاہدہ کے مطابق مذکورہ روڈز کی تعمیر اس سال مکمل ہونا تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈز کے رہائشی علاقوں میں نکاسی آب کے لئے بھی ایک سیوریج سسٹم ڈیزائن کیا گیا تھا تاکہ روڈز محفوظ رہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈز کے ساتھ سروس روڈ بھی معاہدہ میں شامل ہے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ روڈز کا کتنا حصہ مکمل ہو چکا ہے کتنا حصہ زیر تعمیر اور کتنے حصہ کی ابھی تک تعمیر شروع ہی نہیں کی جا سکی، سیوریج سسٹم کس حد تک مکمل

ہو چکا ہے اور سروس روڈ بھی کس حد تک مکمل ہو چکی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) ان سڑکوں پر رہائشی علاقوں میں صرف سڑک کے نکاسی آب کے لئے سائیڈ ڈرینز ڈیزائن کی گئی ہیں۔

(د) درست نہ ہے۔

(ہ) اس منصوبہ پر کنٹریکٹر نے صرف بھٹیاں۔چنیوٹ سیکشن میں اب تک صرف 27 کلومیٹر لمبائی پر کام کیا ہے۔ جس میں سے تقریباً 13 کلومیٹر اسفالٹ ہوئی ہے اور 14 کلومیٹر پر کام جاری ہے۔اور باقی ماندہ حصہ پر کام ابھی شروع نہیں ہوا ہے۔ سائیڈ ڈرینز ابھی بنانا باقی ہیں۔ سروس روڈ منصوبہ کا حصہ نہ ہے۔ چنیوٹ کمال پور روڈ سیکشن پر کنٹریکٹر نے ابھی تک کوئی کام نہ کیا ہے۔ کنٹریکٹر میسرز الخان کنسٹرکشن کمپنی کے مالی وسائل کم ہونے کی وجہ اور مناسب منصوبہ بندی نہ کرنے کی وجہ سے یہ پراجیکٹ تاخیر کا شکار ہوا ہے۔ ٹھیکیدار اور محکمہ مواصلات و تعمیرات کے درمیان (Amicable Settlement) ہو چکی ہے جس کے تحت ٹھیکیدار نے کام شروع کر دیا ہے اور اس کی تکمیل 2010-04-05 کو ہو گی۔

وحدت کالونی لاہور میں کھیلوں کے گراؤنڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2504: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وحدت کالونی لاہور میں کھیل کی کل کتنی گراؤنڈز ہیں؟

(ب) وحدت کالونی میں موجود گراؤنڈز کا کل کتنا رقبہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ وحدت کالونی لاہور میں موجود بڑی گراؤنڈز میں سالانہ کھیلوں کے انعقاد کے لئے فیس مقرر کی ہوئی ہے؟

(د) وحدت کالونی لاہور میں بڑی گراؤنڈز میں کھیلوں کی اجازت کون دیتا ہے نیز اجازت لینے کے لئے کن کن شرائط کو مد نظر رکھا جاتا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران):

(الف) وحدت کالونی لاہور میں کھیل کا صرف ایک گراؤنڈ ہے۔

(ب) اس گراؤنڈ کا کل رقبہ تقریباً سات ایکڑ ہے۔

(ج) 1999 سے اب تک یہ گراؤنڈ محکمہ پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کے کنٹرول میں ہے۔ اس کا انتظام اور دیکھ بھال بھی یہی محکمہ کرتا ہے۔

(د) کھیلوں کی اجازت محکمہ پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی دیتا ہے۔

جیٹھہ بھٹہ تا چوک بہادر رحیم یار خان پراونشل ہائی وے کی تعمیر کی تفصیلات

*2613: جناب محمد اعجاز شفیع: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جیٹھہ بھٹہ تا چوک بہادر پور رحیم یار خان کی پراونشل ہائی وے کی سڑک جو حال ہی میں تعمیر ہوئی ہے اس کا تخمینہ لاگت کیا تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک دسمبر 2008 کی پہلی بارش سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ذمہ دار عملہ کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں، تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران):

(الف) جیٹھہ بھٹہ تا چوک بہادر پور چوک کی لمبائی 66 کلو میٹر ہے جس کی لاگت 793.083 ملین روپے ہے۔

(ب) 2008 میں مون سون کی زیادہ بارشوں اور Water Logging کی وجہ سے خانپور بائی پاس پر پاکستان چوک سے لے کر 1.50 کلو میٹر کی لمبائی میں Patches پڑے تھے جنہیں کنسٹرکشن کمپنی نے اپنے وسائل سے Rectify / ٹھیک کر دیا تھا جس کو ایک سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ اب سڑک پر ٹریفک رواں دواں ہے اور مزید کوئی خرابی پیدا نہ ہوئی ہے۔

(ج) کنسٹرکشن کمپنی ابھی بھی کام کر رہی ہے اور معاہدہ کے مطابق اگر کوئی خرابی آ جائے تو کمپنی اسے ٹھیک کرنے کی پابند ہے۔ لہذا عملہ کے خلاف کارروائی کرنے کا کوئی جواز نہ ہے۔

فیصل آباد سے جڑانوالہ سڑک کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*2752: رائے اعجاز حسین: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد سے جڑانوالہ سڑک کی تعمیر کب شروع ہوئی اور کب مکمل ہونا تھی؟

(ب) اس سڑک کی تعمیر کا ابتدائی تخمینہ کتنا تھا، آج تک اس کی تعمیر پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

(ج) اس پر کتنے فیصد کام ہوا ہے اور کتنی رقم ٹھیکیدار کو ادا کی جا چکی ہے؟

(د) اس سڑک کا ٹھیکہ کس کو دیا گیا تھا اسکا نام اور پتا بتائیں؟

(ہ) اس سڑک کے تخمینہ میں کتنی دفعہ اضافہ ہوا ہے ہر دفعہ کتنا اضافہ ہوا اور اضافہ کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) اس سڑک کی مدت تکمیل گزر جانے کے باوجود ابھی تک یہ مکمل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران):

(الف) ابتدائی سکوپ کے مطابق اس سڑک کی تعمیر مورخہ 11.12.2003 کو شروع ہوئی جو 26.04.2004 کو مکمل ہونا تھی جبکہ Revised سکوپ کے مطابق نئے ٹھیکیدار کو یہ کام مورخہ 28.12.2005 کو الاٹ کیا گیا جس کی تاریخ تکمیل 30.09.2008 تھی۔

(ب) اس سڑک (TST) کی تعمیر کا ابتدائی تخمینہ 190.860 ملین روپے تھا۔ جبکہ سکوپ تبدیل ہونے کے بعد کارپٹ روڈ کا تخمینہ لاگت 490.930 ملین روپے منظور ہوا اور 579.275 ملین روپے کا ٹیکنیکل سینکشن ہوا۔ آج تک اس سڑک کی تعمیر پر 490.926 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

(ج) اس سڑک پر 95 فیصد کام ہو چکا ہے اور 488.852 ملین روپے رقم ٹھیکیداروں کو ادا کی جا چکی ہے۔

(د) اس سڑک کے ٹھیکداروں کے نام اور پتا مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ ایم/ایس فضل انجینئر کارپوریشن گورنمنٹ کنٹریکٹر لطیف منزل شاہراہ قائد اعظم پتوکی ڈسٹرکٹ قصور۔

2۔ ایم/ایس شفیق برادرز گورنمنٹ کنٹریکٹر P-727 ویسٹ کینال روڈ فیصل آباد۔

3۔ ایم/ایس یٰسین برادرز 332 ہما بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

4۔ ایم/ایس اے۔ایم کنسٹرکشن کمپنی C/901 کینال ویو ہاؤسنگ سوسائٹی کینال بنک لاہور۔

5۔ ایم/ایس رائل کنسٹرکشن کمپنی گورنمنٹ کنٹریکٹر 304 حسن شاپنگ مال ڈی گراونڈ پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد۔

6۔ ایم/ایس چودھری محمد زمان گورنمنٹ کنٹریکٹر جڑانوالہ

7۔ ایم/ایس منور اینڈ برادرز گورنمنٹ کنٹریکٹر خیابان کالونی نمبر 3 مکان نمبر 12، گلی نمبر 4 سٹریٹ فیصل آباد۔

8۔ ایم/ایس زبیر اینڈ کمپنی گورنمنٹ کنٹریکٹر بلڈنگ اینڈ ہائی وے محلہ شریف چک تینیاں والا وارڈ نمبر 7 جھنگ سٹی۔

(ہ) ابتدائی طور پر سڑک TST کے ساتھ منظور ہوئی تھی جس کا تخمینہ لاگت 190.860 ملین روپے تھا بعد میں اس سکیم کا سکوپ تبدیل کیا گیا جس میں دونوں اطراف کشادگی، کارپٹ اور 4 فٹ کا اضافی Treated Shoulder شامل کیا گیا جس کو P&D نے منظور کیا اور اس کا تخمینہ لاگت 490.930 ملین روپے ہو گیا اس سڑک کے تخمینہ میں صرف ایک دفعہ P&D کی منظوری سے اضافہ ہوا اور اس اضافہ کی رقم 300.070 ملین روپے ہے۔

(و) اس سڑک کی بروقت تکمیل نہ ہونے کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں:

(i) ابتدائی سکوپ میں دورویہ 20 فٹ چوڑائی کی TST سڑک بننی شروع ہوئی جس کو دوران تعمیر دورویہ 24 فٹ کارپٹ روڈ اور 4 فٹ چوڑے Treated Shoulders میں تبدیل کر دیا گیا۔ لہذا اضافی سکوپ کی وجہ سے دوبارہ منظوری، ٹیکنیکل سینکشن، ٹینڈرز اور کام شروع کرنے میں 2005۔12۔28 تک کا وقت صرف ہوا۔

(ii) فنڈز بروقت اور یک مشت دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے (جیسا کہ آگے دیئے گئے جدول سے عیاں ہے) اب تک 95 فیصد کام ہوا ہے۔

(iii) سال بہ سال فنڈز کی ترسیل اور خرچہ درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	مختص کردہ فنڈز	جاری شدہ فنڈز	خرچہ
1	2003۔04	127.00 ملین	117.000 ملین	117.000 ملین
2	2004۔05	73.860 ملین	53.860 ملین	36.147 ملین
3	2005۔06	70.000 ملین	60.000 ملین	60.000 ملین
4	2006۔07	100.319 ملین	140.319 ملین	140.319 ملین
5	2007۔08	150.000 ملین	90.00 ملین	98.412 ملین
6	2008۔09	39.048 ملین	91.384 ملین	39.048 ملین

7۔ 2009-10 میں یہ سکیم UN-Funded ہو گئی جس کے لئے P&D ڈیپارٹمنٹ کو بذریعہ چٹھی نمبر (Faisalabad) 3-20/2009-10 SOH III مورخہ 08-09-2009 کو 20.586 ملین روپے فنڈ مختص کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔

اسلام آباد مری ہائی وے پر واقع سترہ میل ٹول پلازہ کی تفصیلات

*2755: انجنیئر قمر اسلام راجہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اسلام آباد مری ہائی وے پر واقع سترہ میل ٹول پلازہ پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے حکومت پنجاب کے کنٹرول میں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ٹول پلازہ پر لیا جانے والا ٹول ٹیکس لوکل ٹیکس کے زمرے میں آتا ہے؟

(ج) کون سے لوگ / گاڑیاں اس صوبائی ٹول ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران):

(الف) یہ درست ہے کہ ٹول پلازہ سترہ میل پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کے کنٹرول میں ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ یہ ٹیکس لوکل ٹیکس کے زمرے میں آتا ہے۔

(ج) مقامی لوگ / اور وہ گاڑیاں جن پر صدر ہاؤس / وزیر اعظم ہاؤس، چیف سیکرٹریٹ کی پلیٹ لگی ہوئی ہے وہ ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔ علاوہ ازیں سینیٹر، ایم این اے، ایم پی اے، جھنڈے والی گاڑیاں، ڈیفنس فورس کی گاڑیاں اور پولیس کی گاڑیاں۔ ایمبولینس اور سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ پنجاب سے تعلق رکھنے والی گاڑیاں مستثنیٰ ہیں۔

پرانے راوی پل کی تعمیر نو

*2781: جناب وسیم قادر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پرانا راوی پل جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور جانی نقصان ہونے کا خطرہ ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پرانے راوی پل کو گرا کر نیا پل تعمیر کرنے اور بڑی ٹریفک کی آمد و رفت بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران):

(الف) پرانا راوی پل کو تعمیر ہوئے 60 سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے اور یہ ہر قسم کی بڑی گاڑیوں کی آمدورفت کے لئے بند ہے۔اس پل کے متعدد جوائنٹ بہت پرانے ہونے کی وجہ سے ناکارہ ہو چکے ہیں جن کی مرمت کا کام اسی ماہ مکمل کر دیا جائے گا۔یہ درست نہ ہے کہ اس پل پر کسی قسم کے جانی نقصان کا خطرہ ہے۔

(ب) پرانا راوی پل عرصہ دراز سے بڑی گاڑیوں کی آمدورفت کے لئے بند ہے۔اس پل کو گرا کر نیا پل تعمیر کرنے کا کوئی منصوبہ فی الحال زیر غور نہ ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک کلومیٹر سے بھی کم فاصلے پر بڑی گاڑیوں کی آمدورفت کے لئے شاہدرہ راوی پل موجود ہے۔ منصوبہ فی الحال زیر غور نہ ہے۔

بنگلہ جسوآنہ تا مکوآنہ سڑک کی توسیع و دیگر تفصیلات

*2812: جناب شاہجہاں احمد بھٹی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک پختہ سڑک بنگلہ جسوآنہ تا مکوآنہ تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کی توسیع کی جارہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جب یہ منصوبہ منظور ہوا تو یہ سڑک پرانی پل نہر کی مغرب جانب سے توسیع ہونا تھی اور بعدازاں افسران کی ملی بھگت سے یہ سڑک پرانی پل نہر کے مشرق جانب بنانے کا منصوبہ بنا؟

(ج) کیا حکومت پیسے کے ضیاع کو بچانے اور لوگوں کے رہائشی مکانات اور دکانوں کو گرانے سے بچانے کے لئے پرانے منصوبہ پر عمل کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو معزز ایوان کو وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔جب منصوبہ منظور ہوا تھا تو اس میں نیا پل پرانے پل کو گرا کر اسی جگہ بنانا تھا لیکن سڑک کے موڑ (Curve) کو بہتر آسان بنانے، محکمہ انہار کے سٹرکچر کو بچانے اور دوران تعمیر ٹریفک کو رواں رکھنے اور ٹریفک کو تقریباً تین کلومیٹر کے کچے متبادل راستہ سے

اجتناب کے لئے پرانے پل کو استعمال میں لایا گیا۔لہذا پل کو نئی جگہ بجانب مشرق (Upstream) تجویز کیا گیا۔اس میں افسران کی کوئی ملی بھگت نہ ہے۔بلکہ یہ سڑک کے ڈیزائن کو بہتر کرنے اور دوران تعمیر عوام کی سہولت کو برقرار رکھنے کی خاطر تجویز کیا گیا۔

(ج) لوگوں کے مکانات، دکانات اور اعتراضات کی وجہ سے پرانے پل کو توڑ کر اسی جگہ پر نیا پل بنانے سے محکمہ کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں تعمیر ہونے والی سڑکوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2897:رانا آصف محمود:کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران محکمہ ہائی وے نے ضلع سیالکوٹ میں کتنی سڑکیں تعمیر کیں،ان سڑکوں کے نام اور تخمینہ لاگت بیان کریں؟

(ب) کتنی سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں اور کتنی زیر تکمیل ہیں؟

(ج) ان سڑکوں کے کام کے معیار کی چیکنگ کن کن افسران نے کی؟

(د) کون کون سی سڑکوں میں ناقص مٹیریل کی استعمال کی شکایات موصول ہوئیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران):

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سالوں میں 33 کام مکمل ہوئے اور بقایا 37 کام تکمیل کے مراحل میں ہیں۔

(ج) محکمہ کے متعلقہ افسران کے علاوہ ریجنل لیبارٹری گوجرانوالہ اور روڈ ریسرچ لیبارٹری لاہور کام کے معیار کو چیک کرتی ہے۔

(د) کوئی ایسی شکایات نہ ہیں۔

ضلع سیالکوٹ میں محکمہ کے دفاتر کو فنڈز کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2898:رانا آصف محمود:کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران ضلع سیالکوٹ کو کتنی رقم حکومت پنجاب نے محکمہ مواصلات و تعمیرات کے لئے فراہم کی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کن کن منصوبوں پر خرچ ہوئی ان کے نام اور تخمینہ لاگت بیان کریں؟

(ج) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول/ڈیزل پر خرچ ہوئی؟
(د) کتنی رقم محکمہ ہذا کے افسران کے دفاتر کی تزئین و آرائش پر خرچ ہوئی؟
(ہ) کتنی رقم گریڈ 11 اور اوپر کے ملازمین کو ٹی اے/ڈی اے کی ادائیگی پر خرچ ہوئی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران):

(الف)

(i) ضلع سیالکوٹ میں بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ کو برائے مالی سال 08۔2007 مختلف محکمہ جات کے لئے 628.968 ملین روپے اور برائے مالی سال 09۔2008 میں 658.272 ملین روپے فنڈز فراہم کئے گئے۔

(ii) بابت سال 08۔2007 میں 749.67 ملین روپے اور سال 09۔2008 میں 650.92 ملین روپے ہائی وے ڈویژن سیالکوٹ کو فنڈ جاری کئے گئے۔

(ب)

(i) برائے مالی سال 08۔2007 میں 422.657 ملین رقم خرچ ہوئی اور برائے مالی سال 09۔2008 کو 215.529 ملین رقم خرچ ہوئی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ii) ترقیاتی منصوبہ جات پر سال 08۔2007 میں 674.95 ملین اور سال 09۔2008 میں 308.95 ملین روپے خرچ ہوئے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

(i) مالی سال 07۔2008 اور 09۔2008 کے دوران سرکاری گاڑیوں کی مرمت پر کوئی رقم خرچ نہ ہوئی اور پٹرول پر۔/425561 روپے خرچ ہوئے۔

(ii) گاڑیوں کی مرمت/پٹرول اور ڈیزل پر سال 08۔2007 میں 0.500 ملین اور مالی سال 09۔2008 میں 0.173 ملین خرچ ہوئے ہیں۔

(د)

(i) مالی سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران محکمہ کے دفاتر کی تزئین و آرائش پر کوئی رقم خرچ نہ ہوئی۔ ہے۔

(ii) کوئی خرچ نہ ہے۔

(ہ)

(i) مالی سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران 0.095 ملین کی رقم ٹرانسفر ٹی اے پر خرچ ہوئی۔

(ii) سال 08۔2007 میں اس مد میں 0.095 ملین اور 09۔2008 میں 0.023 ملین خرچ ہوئے۔

جہلم، موضع نوگراں کی نامکمل چھوڑی جانے والی سڑک سے متعلقہ تفصیلات

*2945: جناب شیر علی خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سی ایم ایچ جہلم سے موضع نوگراں تک پنڈ داد نخان روڈ کی لمبائی و چوڑائی، سڑک تعمیر کرنے والے ٹھیکیدار کا نام و پتا اور سڑک کی تعمیری لاگت بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ سڑک محکمہ کے جن افسران / اہلکاران کی زیر نگرانی مکمل ہوئی ان کے نام و عہدہ جات نیز ٹھیکیدار کو آخری ادائیگی سے قبل مذکورہ سڑک کی انسپکشن بابت NOC کب کن افسران نے کی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ نصف گاؤں سے نالہ گھان تک تقریباً ایک ہزار فٹ سڑک تعمیر کئے بغیر ٹھیکیدار محکمہ کی ملی بھگت سے بل لے کر بھاگ گیا ہے، سڑک نامکمل چھوڑنے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(د) اگر نامکمل رہ جانے والی سڑک سے متعلقہ رپورٹ محکمہ کے ذمہ داران نے اتھارٹی کو دی ہے تو رپورٹ کی کاپی ایوان میں پیش کریں، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

(ہ) کیا حکومت عوام کے لئے مسئلہ بنی مذکورہ سڑک مکمل نہ کرنے پر محکمہ کے ذمہ دار اہلکاران اور ٹھیکیدار کے خلاف انکوائری کر کے کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(و) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار سڑک کا مذکورہ حصہ جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک اور اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران):

(الف) سی ایم ایچ جہلم سے موضع نوگراں تک پنڈ داد نخان کی لمبائی 4.25 کلومیٹر اور چوڑائی 20 فٹ ہے۔ سڑک کا یہ حصہ جہلم پنڈ داد نخان روڈ کی کشادگی و بہتری کلومیٹر 6.40 تا 32.20 سکیم کا ایک حصہ ہے۔ اس سکیم میں سڑک کو 10 فٹ سے 20 فٹ چوڑا کیا گیا تھا۔ اس سڑک کی تعمیر کی مجموعی لاگت تخمینہ 59.072 ملین تھی۔ کام دو ٹھیکیداران کو تفویض

کیا گیا تھا۔ سی ایم ایچ سے موضع نوگراں گروپ نمبر 1 میں شامل تھا جس کے ٹھیکیداران کا نام میسرز لیاقت علی اینڈ برادرز راول ٹاؤن اسلام آباد ہے۔ اس گروپ میں جس کی مجموعی لمبائی ماسواء نالہ گھان 10.60 کلو میٹر تھی اس گروپ کی تعمیر کی لاگت 21.686 ملین روپے تھی اور یہ سڑک مئی 2005 میں مکمل کر دی گئی تھی۔

(ب) مذکورہ سڑک محکمہ کے افسران / اہلکاران کی زیر نگرانی مکمل ہوئی۔

1۔ ایگزیکٹو انجینئر:

(1) ریاض اختر

(2) قاسم شفیع

2۔ سب ڈویژنل آفیسرز:

(1) انصر محمود

(2) نوید اشرف

3۔ سب انجینئر:

(1) سرفراز احمد

(2) بشیر احمد

آخری ادائیگی اب تک فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے زیر التواء ہے۔

(ج) موضع نوگراں نالہ گھان کے بائیں کنارہ پر واقع ہے۔ یہ درست ہے کہ پرانی سڑک کا ایک ہزار فٹ ٹکڑا چھوڑا نہیں کیا گیا، جس کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

1۔ سڑک کی منظوری کے وقت نالہ گھان اور اسکے دو طرفہ سڑک جن کی کل لمبائی 2.85 کلو میٹر ہے۔ تخمینہ لاگت میں شامل نہ کیا گیا تھا۔

2۔ موضع نوگراں سے نالہ گھان تک ایک ہزار فٹ ٹکڑا نہ تو تخمینہ لاگت میں شامل کیا گیا اور نہ ہی ٹھیکیدار کو اس حصہ کا کام برائے تعمیر تفویض ہوا۔

3۔ یہ حصہ نالہ گھان پر پل کی تعمیر کے ساتھ اس کی اپروچ روڈ کے طور پر تعمیر کرنے کے لئے چھوڑا گیا ہے۔ تاہم نالہ گھان پر پل کی تعمیر کا منصوبہ ابھی تک ترقیاتی پروگرام میں شامل نہیں ہوا۔

(د) جیسا کہ مندرجہ بالا بیان کیا گیا ہے کہ نامکمل رہ جانے والا سڑک کا حصہ نالہ گھان کے پل کی اپروچ روڈ ہے جس کی تعمیر نالہ گھان پل کے ساتھ مکمل کی جائے گی۔ چونکہ سڑک کا یہ حصہ منظور شدہ تخمینہ لاگت میں شامل نہ تھا اس لئے اس کے نامکمل رہ جانے کی رپورٹ نہ کی گئی۔

(ہ) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ اس سڑک کا مذکورہ حصہ منظور شدہ تخمینہ لاگت میں شامل تھا اور نہ یہ کسی ٹھیکیدار کو آلاٹ کیا گیا ہے اور نہ ہی اس حصہ کی کسی قسم کی ادائیگی کی گئی۔

(و) مذکورہ سڑک کی کشادگی فی الحال کسی پروگرام میں شامل نہیں ہے۔ کیونکہ اگر نالہ گھان پر پل تعمیر کیا جاتا ہے تو اس سڑک کو اونچا کرنا پڑے گا اور کشادگی کے لئے خرچ کی گئی رقم ضائع ہو گی۔

پوائنٹ آف آرڈر

بہاولپور بورڈ آف انٹر میڈیٹ میں داخلہ کے لئے امیدواروں کو "ب" فارم منسلک کرنے کی شرط

حاجی ذوالفقار علی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی،

حاجی ذوالفقار علی: جناب سپیکر! میں ایک اہم issue پر بات کر رہا تھا تو کورم کی نشاندہی ہو گئی۔ بہاولپور میں بورڈ آف انٹر میڈیٹ میں جو داخلے ہو رہے ہیں وہاں پر بچوں کے لئے اتنے مسائل پیدا کئے جا رہے ہیں، وہاں پر "ب" فارم ساتھ لیا جا رہا ہے اور (ب) فارم بنانے کے لئے NADRA والے پانچ سو روپیہ فیس وصول کر رہے ہیں اور لمبی لمبی لائنیں لگی ہوئی ہیں۔ داخلوں کی آخری تاریخ 10 ہے اور (ب) فارم کے لئے NADRA نے اگلے ماہ کی تاریخیں دی ہوئی ہیں۔ کئی بچے جن کا (ب) فارم ساتھ نہیں لگ سکے گا وہ امتحان سے رہ جائیں گے اس کے لئے کوئی نرم پالیسی اختیار کی جائے اور کوئی ایسا لائحہ عمل تیار کیا جائے کہ تمام بچے امتحان دے سکیں۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب یا سینئر منسٹر صاحب کوئی جواب دے سکیں گے؟ (قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ ۔۔۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو، لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ یہ تو مناسب بات نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! یہ آپ نے نوٹ کر لیا ہے؟

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو، لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: میں آپ کو بھی ٹائم دوں گا۔آپ ایسے نہ کریں۔آپ اس طرح سے نہ کریں آپ کا یہ رویہ مناسب نہیں ہے۔ میں ان سے خود جواب لے رہا ہوں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو،لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

آپ کے کہنے سے ایسی بات نہیں ہو گی۔آپ خاموشی اختیار کریں۔چودھری صاحب!آپ مہربانی کریں اور ان کو سمجھائیں۔چودھری صاحب! یہ معاملات پھر اس طرح بگڑیں گے۔ میں ان کو سنبھال نہیں پاؤں گا۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو،لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

میں نے floorان کو دیا ہے۔ مجھے بات کا جواب لینے دیں۔چودھری صاحب!یہ اتنا importantمسئلہ ہے جس کا جواب انہوں نے دینا ہے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو،لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

آپ تشریف رکھیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو،لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

اچھا ٹھیک ہے چلتے رہیں، جاری رکھیں، یہ آپ کا حق ہے، مجھے اس بات پر اعتراض نہیں ہے لیکن میں نے floorوزیر قانون صاحب کو دیا ہے۔ مجھے ان سے جواب لینے دیں۔ وہ ایک اہم مسئلے کا جواب دے رہے ہیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو،لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

آپ بات سننا چاہتے ہیں یا نہیں؟

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو،لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

چلتے رہیں، چلتے رہیں،آپ کی مرضی ہے۔آپ ان کی بات نہیں سننا چاہتے؟بات کرنے کا سلیقہ ہوتا ہے۔(قطع کلامیاں)

آپ میری بات سنیں۔آپ میری بات سنتے ہیں یا نہیں؟جس بات کا وہ جواب دے رہے ہیں اس سے متعلقہ---(قطع کلامیاں)

آرڈر پلیز۔آرڈر محترمہ۔.I say order(قطع کلامیاں)

میں بار بار آپ کو کہہ رہا ہوں۔ان کا مائیک بند کریں۔خبردار آپ نے ان کا مائیک چلایا تو---

معزز اراکین حزب اختلاف: وزیر قانون اپنے کل کے الفاظ واپس لیں۔ورنہ Law Minister go

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ I say order please. محترمہ! میں آپ سے بار بار کہہ رہا ہوں۔۔۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو، لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

(معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے چور مچائے شور کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: دیکھیں، محترمہ! آپ بات سنیں۔ اگر آپ نے ایسی حرکت کی تو میں پھر اپنا action لوں گا۔ آپ آرام سے اپنی بات کریں۔

محترمہ طیبہ ضمیر: جناب سپیکر! ان کو سمجھائیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ بیٹھیں۔ میں آپ سے بھی گزارش کر رہا ہوں کہ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ دیکھیں جو بات یہاں ہو رہی تھی اس سے آپ کے بچوں کا مستقبل وابستہ ہے اور وہ ایک اہم سوال کا جواب دینا چاہ رہے تھے۔ ان کو میں نے floor دیا ہے۔

(معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے چور مچائے شور کی نعرہ بازی)

نہیں آپ ایسا نہیں کر پائیں گے۔ یہ بات ہم آپ کی برداشت نہیں کر سکتے۔ آپ کی مہربانی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! وزیر قانون اپنے الفاظ واپس لیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ! میں آپ کو بار بار کہہ رہا ہوں کہ آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ آپ میرے لئے بہت ہی قابل احترام ہیں لیکن۔۔۔ (قطع کلامیاں)

ایک سوال یہاں پر ایسا اٹھا ہے جس کے بارے میں (قطع کلامیاں)

آرڈر پلیز۔ (قطع کلامیاں)

میں آپ کو floor دینے والا ہوں آپ میری بات سنیں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ! آپ خاموشی اختیار کریں۔

سنیئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: ان کی بات کا جواب آنے دیں۔ (قطع کلامیاں)

میں نے آپ کو بار بار یہ بات کہی ہے کہ آپ کے بچوں کا مستقبل اس بات سے وابستہ ہے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو، لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے چور مچائے شور اور گجراتی ڈاکو کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: میں لیڈر آف دی اپوزیشن کو floor دے رہا ہوں۔

سنیئر وزیر /وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں تمام معزز اراکین سے گزارش کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں! .Order in the House. Order in the House

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! ان کو سمجھائیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے NRO کی چاچی کے نعرے لگائے گئے)

جناب سپیکر: راجہ ریاض احمد!

سنیئر وزیر /وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ میری اپوزیشن کے معزز ممبران سے گزارش ہو گی کہ چودھری ظہیر صاحب ماشاء اللہ اس ایوان کے پرانے ممبر ہیں اور جو کچھ یہاں پر ہو رہا ہے میرے خیال میں یہ مناسب نہیں ہے۔ اگر کسی بات سے ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں تو آپ ٹائم نکالیں ہم بیٹھ کر بات کرنے کے لئے تیار ہیں۔ (قطع کلامیاں)

آپ میری بات تو سن لیں۔ آپ دیکھیں اب جس طرح سے اپوزیشن چاہتی ہے، اگر اپوزیشن یہ چاہتی ہے کہ جس طرح سے وہ dictation دیں گے اس طرح تو ہاؤس نہیں چلنا۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو، لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! Law Minister کو کسی نے نہیں نکالنا۔ اس پر بیٹھ کر بات ہو سکتی ہے۔ اگر یہ بیٹھ کر بات کرنے کے لئے تیار ہیں تو ہم آپ کی سربراہی میں بیٹھ کر بات کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس پر کوئی ہٹ دھرمی نہیں ہے۔ ہم بھی اپوزیشن میں رہے ہیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو، لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب! آپ بات کریں۔ (قطع کلامیاں)

آپ کے کہنے سے کچھ نہیں ہو گا۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو، لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

چودھری عامر سلطان چیمہ: پہلے ان کو چپ کرائیں۔

جناب سپیکر:ان کا حق ہے ان کو کرنے دیں۔ان کو آپ مت روکیں۔ چودھری ظہیر الدین صاحب سے میں گزارش کروں گا۔ چودھری ظہیر الدین لیڈر آف دی اپوزیشن! میں آپ سے ملتمس ہوں کہ آپ اپنی بات کریں جو بھی آپ کرنا چاہتے ہیں۔آپ بات کریں۔یہ کیا طریقہ ہے ؟(قطع کلامیاں)

محترمہ ساجدہ میر:جناب والا!آپ انہیں سمجھائیں یہ کیا طریقہ ہے ؟

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے NRO کی چاچی کی نعرہ بازی)

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت(رانا محمد ارشد):جناب والا!قائد حزب اختلاف سے کہیں کہ اسمبلی کی اعلیٰ روایات کو قائم رکھیں۔

جناب سپیکر:آپ تشریف رکھیں۔میں قائد حزب اختلاف کی بات سننا چاہتا ہوں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو،لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر:میں نے تو قائد حزب اختلاف کو floor دیا ہے اگر وہ نہ سنیں تو میں کیا کر سکتا ہوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت(رانا محمد ارشد):جناب والا!میں یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر:رانا صاحب!تشریف رکھیں۔میں نے قائد حزب اختلاف کو floor دیا ہے اور وہ خود بات کریں گے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو،لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

بہت اچھا،بہت اچھا،شاباش۔آپ اچھا کام کر رہے ہیں۔پریس بھی آپ کو اچھا سمجھے گا۔آپ کا یہ کیا طریقہ ہے لیڈر آف دی اپوزیشن کو میں نے floor دیا ہے۔جناب قمر حیات کاٹھیا صاحب!(قطع کلامیاں)

Order, order. Order in the House.

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا:جناب والا!میں یہ گزارش کروں گا۔۔۔(قطع کلامیاں)

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ(ڈاکٹر محمد اختر ملک):پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:ملک صاحب!تشریف رکھیں۔پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔میں نے floor ان کو دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ(ڈاکٹر محمد اختر ملک):جناب والا!آپ میری بات تو سنیں۔

جناب سپیکر:نہیں،میں نے قائد حزب اختلاف کو floor دیا ہے۔آپ ان کی بات سنیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر!۔۔۔

(معزز اراکین حزب اقتدار کی طرف سے No,No کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: کیا کر رہے ہیں آپ؟ لیڈر آف دی اپوزیشن کو بولنے دیں۔ پھر آپ ان کو جواب دیں۔

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے No, No کی نعرہ بازی)

لیڈر آف دی اپوزیشن کو بولنے دیں۔

(معزز اراکین حزب اقتدار کی طرف No, No کی نعرہ بازی)

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): اگر یہ ہمیں بات نہیں کرنے دیں گے تو ہم بھی انہیں بات نہیں کرنے دیں گے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! اگر آپ نہیں بولنا چاہتے تو میں ان کو floor دے دوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (ڈاکٹر محمد اختر ملک): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! ابھی ہمارے سینئر منسٹر بات کر رہے تھے۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہمارے وزراء کو یا سینئر منسٹر کو بات نہیں کرنے دی جائے گی تو ہم بھی کسی کو بات نہیں کرنے دیں گے۔ اگر یہ on the floor of the House کسی کی عزت نہیں کر سکتے تو ہم بھی کسی کی عزت کرنے کے پابند نہیں ہیں۔ (قطع کلامیاں)

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں؟

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جی ہاں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے floor دیا۔ یہ جو ماحول بنا ہوا ہے، سارا میڈیا جانتا ہے اور پوری پنجاب اسمبلی جانتی ہے اور آپ بھی جانتے ہیں کہ یہ کس کی بدزبانی کی وجہ سے بنا ہے۔ میری آپ سے request ہے کہ آپ اس پر ruling دے دیں کہ یہاں پر کل جو ماحول بنا، کل یہاں پر جو تقریر ہوئی کیا اس میں پارلیمانی الفاظ تھے؟ اگر وہ پارلیمانی الفاظ تھے تو آپ اس کو own کرا دیں۔ اگر وہ پارلیمانی الفاظ نہیں تھے تو رانا صاحب اٹھ کر excuse کریں۔

جناب سپیکر: میں نے اس کو expunge کر دیا ہے۔ جی، منڈا صاحب! اب آپ بھی گوہر افشانی فرمالیں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب والا! سینئر منسٹر کے بعد مجھے بھی بات کرنے کا موقع دیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب والا! جس طرح معزز رکن نے بات کی ہے۔ حکومت پاکستان نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ تمام لوگوں کو شناختی کارڈ مفت مہیا کئے جائیں گے۔ (ب) فارم کے متعلق انہوں نے جو کچھ فرمایا ہے، یہ ابھی میرے ساتھ چلیں انشاء اللہ تعالیٰ اس مسئلے کو resolve کر لیں گے۔ حکومت مفت شناختی کارڈ دے رہی ہے تو (ب) فارم -/500 روپے میں دینا کوئی مناسب نہیں ہے چونکہ یہ بات میرے علم میں نہیں ہے جیسے ہی اجلاس ختم ہوتا ہے میں معزز رکن کے ساتھ بیٹھ کر ٹیلیفون کر کے ان کا مسئلہ حل کروا دیتا ہوں۔

ملک جہانزیب وارن: جناب والا! بہاولپور میں 500 اور رحیم یار خان میں -/800 روپے میں (ب) فارم دیا جا رہا ہے۔ چلو پیسے تو لوگ بھر لیں گے سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ 10 تاریخ داخلے کے لئے آخری تاریخ ہے اور انہوں نے (ب) فارم کے لئے جو تاریخیں دی ہوئی ہیں وہ اگلے مہینے تک دی ہوئی ہیں یا تو ان کو یہ چاہئے کہ دس سے پہلے (ب) فارم issue کریں یا اس میں کوئی relaxation دیں تاکہ اگلے session سے یہ قانون لاگو ہو۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب والا! ڈی جی نادرا سے یہ اور میں بات کر لیتے ہیں۔ بہاولپور اور رحیم یار خان کا مسئلہ پہلے تو میرے علم میں ہی نہیں تھا لیکن ان سے بات کر کے ان کا یہ مسئلہ حل کروا دیں گے۔

ملک جہانزیب وارن: جناب والا! مسئلہ یہ بھی ہے کہ (ب) فارم کے بغیر داخلہ نہیں ہو رہا۔ دس تاریخ آخری ہے اور یہ سب سے بڑی بات ہے۔ اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ فوری طور پر اس پر کوئی action لیا جائے۔ پنجاب کے بچوں کا سوال ہے۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): میں کوئی کل یا پرسوں کی بات تو نہیں کر رہا۔ اگر ہمیں محکمہ تعلیم سے بھی بات کرنا پڑی تو ان سے بھی بات کر لیں گے۔ اگر بات ڈی جی نادرا سے کرنا پڑی تو وہ بھی کر لیں گے۔ یہ ہمارے پنجاب کے بچوں کا مسئلہ ہے یہ ہمارے ہی بچے ہیں۔ انشاء اللہ یہ مسئلہ ہم حل کروا دیں گے۔

جناب سپیکر: چودھری علی اصغر منڈا!

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس کا وقت بڑا قیمتی وقت ہے۔ ہم یہاں پر پنجاب کی نمائندگی کرنے کے لئے آئے ہیں نہ کہ ہم dictation لے کر آئے ہیں۔ ہم آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتے ہیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو، لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب والا! پھر آپ ہمیں اجازت دیں، ہم اچھی طرح سے ان کا جواب دے دیں۔ ہمیں بھی یہ سارے طریقے آتے ہیں لیکن ہم اس مقدس ایوان کو مہذب طریقے سے قاعدے اور قانون کے مطابق چلانا چاہتے ہیں۔ ہم کسی کی dictation لے کر نہیں آئے۔ ہم اپنے آقا کو خوش کرنے کے لئے نہیں آئے۔ ہم نے یہاں پر پنجاب کے عوام کی بات کرنی ہے۔ ہم نے یہاں پر پنجاب کے مسائل کی بات کرنی ہے۔ ہم نے پردہ پوشی نہیں کرنی۔ ہم نے اپنے آقا کو خوش نہیں کرنا۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو، لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ جو کام کر رہے ہیں کرتے رہیں۔ ہم نے ہاؤس کو چلانا ہے۔ آپ کی مہربانی۔ آپ فرمائیں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب والا! ہماری یہ خواہش ہے کہ یہ اپنے آقا کو خوش کرنے کے لئے اس معزز ایوان کا قیمتی وقت ضائع نہ کریں۔ اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ قانون کے مطابق ہاؤس کو چلائیں اور جو دوست اس معزز ایوان کو قانونی طور پر نہیں چلنے دے رہے ان کے خلاف قانونی طور پر حکم پاس کریں اور ان کو ہاؤس سے باہر نکالیں۔ میرا آپ سے مطالبہ ہے کہ اس ایوان کا وقت بہت قیمتی ہے، پنجاب کی عوام کے بہت مسائل ہیں یہاں پر law and order کی بات کی جائے۔ یہاں پر مہنگائی کی بات کی جائے نہ کہ یہاں پر چوری اور ڈکیتی پر بات کی جائے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو، لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: تشریف رکھیں وہ اچھی بات کر رہے ہیں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب والا! یہ اخلاق سے گری باتیں کر رہے ہیں۔ ہماری شرافت کا یہ ہرگز مطلب نہ لیں کہ ہم اتنے بے بس ہیں یا اتنے مجبور ہیں۔ ورنہ بات کھلے گی تو پھر بڑی دور تک جائے گی۔ بات پھر مٹی ڈالنے تک جائے گی، لال مسجد کے قاتلوں کی بھی بات ہو گی۔ اگر یہ اپنے آقا کو خوش کرنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں بھی بات کرنے کی اجازت دی جائے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: وہ آپ سے بات نہیں کر رہے، وہ مجھ سے مخاطب ہیں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): آئین کی دھجیاں بکھیرنے والوں کی جب بات چلے گی تو پھر یہ قومی مجرم قرار پائیں گے۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! آج یہ اخلاقیات کی باتیں کر رہے ہیں کل ان کو اخلاق یاد نہیں آیا۔

جناب سپیکر: اگر لیڈر آف دی اپوزیشن کہتے ہیں تو میں ان کو floor دیتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)
میں قائد حزب اختلاف کو floor دیتا ہوں۔

معزز ممبران حزب اختلاف خواتین: لاء منسٹر کو غیر اخلاقی بات نہیں کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کو بھی سوچنا چاہئے۔ اخلاقیات سے گری ہوئی بات آپ کو بھی نہیں کرنی چاہئے اور ان کو بھی نہیں کرنی چاہئے۔ چودھری ظہیر الدین صاحب! آپ کچھ بولنا چاہتے ہیں یا نہیں؟

معزز ممبران حزب اختلاف خواتین: آپ پہلے لاء منسٹر کو ایوان سے باہر نکالیں۔

جناب سپیکر: وہ اس ہاؤس کے معزز رکن ہیں، میں اس طرح سے نہیں کر سکتا۔ آپ کی کوئی بات اچھی لگے تو میں ضرور کہوں۔ ذرا خیال رکھیں، یہ اچھی بات نہیں ہو رہی۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

معزز ممبران حزب اختلاف خواتین: ان کی طرف سے اچھی بات ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر: میں کہہ رہا ہوں کہ دونوں طرف سے اچھی بات نہیں ہو رہی۔ اب آپ آرام سے بات سنیں۔ میں نے راجہ صاحب کو floor دیا ہے۔

معزز ممبران حزب اختلاف خواتین: ہمیں بھی floor دیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ کو floor نہیں دوں گا۔ پہلے اپوزیشن لیڈر کہیں گے تب۔ جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اپوزیشن کے معزز ممبران ہمارے لئے قابل قدر ہیں۔ ہم بھی ان chairs پر بڑی دیر بیٹھے رہے ہیں۔ اپوزیشن کا ایک اپنا role ہوتا ہے اور ہم ان کا یہ role مانتے ہیں۔ یہ گاڑی کے دو پہیے ہیں اور ہم ان کے role کو سلام بھی کرتے ہیں۔ میں ایک چیز واضح کر دوں کہ ہم اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ ہم اس چکر میں نہیں پڑتے کہ ان کی تعداد کتنی ہے؟ (قطع کلامیاں)

میری بات تو سن لیں۔

MR. SPEAKER: No cross talk, no cross talk.

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): یہ جو بھی کریں ہمیں ان کا role قبول ہے اور میری آپ سے گزارش ہو گی کہ ہم بھی بڑی دیر انہی بنچوں پر بیٹھے رہے ہیں۔ جو یہ کر رہے ہیں یہی سب کچھ ہم بھی کرتے رہے ہیں ہم اس کا کوئی برا نہیں مناتے (نعرہ ہائے تحسین)

فرق صرف اتنا ہے کہ ہم آمریت کے خلاف کر رہے تھے اور آج جمہوریت ہے اور اس جمہوریت کو چلانے کے لئے ہم دونوں کو اپنا اپنا role ادا کرنا ہے۔ میری ان سے گزارش ہے کہ اگر آپ چاہیں تو یہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں، چودھری ظہیر صاحب سے بھی میری گزارش ہے کہ ہم نے اس جمہوریت کو مضبوط کرنا ہے۔ بڑی قربانیوں کے بعد یہ جمہوریت اس ملک میں آئی ہے لہذا اسے قائم رکھنے کے لئے ہاؤس میں اس طرح کا ماحول پیدا نہیں کرنا چاہئے ۔ لہذا ہمیں بیٹھ کر اس پر بات کرنی چاہئے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گولاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز آرڈر پلیز۔ مجھے پڑھنے دیں۔ مجھے پڑھنے دیں، مجھے پڑھنے دیں۔ شکریہ

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "NRO" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز آرڈر پلیز۔ تحاریک التوائے کار کا وقت ہے۔ قبل اس کے کہ تحاریک التوائے کار پر کارروائی کا آغاز کریں میں اراکین کی توجہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ نمبر 83(e) کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں جس میں تحریر ہے کہ ایسی تحاریک التوائے کار جن میں

اٹھائے گئے معاملے پر بحث کے لئے پہلے سے تاریخ مقرر کی جا چکی ہو وہ اسمبلی میں پیش نہیں کی جا سکتی چونکہ امن عامہ پر بحث کے لئے آج کی تاریخ مقرر ہو چکی ہے لہذا مندرجہ ذیل تحاریک التوائے کار ایوان میں پیش نہیں ہوں گی۔ محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی تحریک التوائے کار نمبر 632، محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی تحریک التوائے کار نمبر 636، سردار سلیم بھٹی صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 638 ، محترمہ زوبیہ رباب صاحبہ کی تحریک التوائے کار نمبر 644، محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی تحریک التوائے کار نمبر 645، محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ کی تحریک التوائے کار نمبر 654 ہے۔جناب شاہان صاحب کی تحریک التوائے کار آج تک کے لئے pending تھی۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں، جی یہ تحریک التوائے کار اگلے ہفتے کے لئے pending کی جاتی ہے۔جناب قیصر اقبال سندھو صاحب کی تحریک التوائے کار آج تک کے لئے pending تھی، قیصر اقبال سندھو صاحب اور محترمہ ثمینہ نوید صاحبہ کی طرف سے تحریک التوائے کار ہے۔یہ پہلے پڑھی جا چکی ہے؟

محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): ابھی پڑھنی ہے۔

جناب سپیکر: پھر اسے پڑھیں۔

محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ابھی اس کی کاپی میرے پاس نہیں آئی۔

جناب سپیکر: محترمہ کو اس تحریک التوائے کار کی کاپی دیں۔

محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس تحریک کو سوموار تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار Monday تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔

محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): شکریہ

جناب سپیکر: محترم شیخ علاؤالدین صاحب! آپ کی تحریک التوائے کار نمبر 625 ہے۔کیا یہ پہلے پڑھی جا چکی ہے؟

شیخ علاؤالدین: جی، یہ پڑھی جا چکی ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! اس کا جواب دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اسے pending فرما دیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گو لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بات سنیں، تحاریک التوائے کار کا ٹائم آدھا گھنٹہ ہے۔آپ ہاؤس کا ٹائم خراب نہ کریں۔یہ آپ کے لئے اچھا نہیں ہے۔یہ آپ کے لئے اچھا نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! گجراتی ڈاکوؤں اور چوروں کو یہ چار خواتین نہیں بچا سکتیں۔آپ ان کو شور مچانے دیں آپ بزنس take up کریں، میں جواب دوں گا۔یہ چار خواتین گجرات کے ڈاکوؤں اور چوروں کو نہیں بچا سکتیں، اللہ کے فضل سے ہم نے ان ڈاکوؤں اور چوروں کو پکڑنا ہے۔انھوں نے ان کو صبح ناشتہ کروا کر بھیجا ہے۔میں on the floor of the House یہ بتاتا ہوں کہ گجرات کے ڈاکو اور چور اب نہیں بچ سکتے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے " گولاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: راناصاحب! شیخ علاؤالدین صاحب کی تحریک التوائے کار کا جواب دیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گولاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 625 کا ابھی تک جواب موصول نہیں ہوا اس لئے آپ اسے pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری عرض سنیں۔

جناب سپیکر: آپ بھی کسی کی بات سن لیا کریں۔

شیخ علاؤالدین: جیسے آپ کا حکم۔میں ایجوکیٹرز کے بارے میں تحریک التوائے کار ایوان میں پڑھ دیتا ہوں چونکہ اس پر کل آپ نے رولنگ بھی دی تھی۔

جناب سپیکر: ہاں! اس کے لئے آپ کو ٹائم دیا تھا۔جی آپ تحریک التوائے کار نمبر 723 کو پڑھیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گولاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

نالائق ایجوکیٹروں کی بھرتی سے نظام تعلیم کی تباہی کا خدشہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ حال ہی میں بھرتی کئے جانے والے 34000 Educators جن میں بہت بڑی تعداد علامہ اقبال اوپن

یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہے، بھرتی کئے گئے ہیں۔ایسے regular students جو Board of Intermediate & Secondary Education سے فیل ہو جاتے ہیں وہ Allama Iqbal Open University سے first division میں پاس ہو جاتے ہیں۔علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے فارغ التحصیل قوم کے ان معماروں کی قابلیت کا صحیح اندازہ لگانے کے لئے اس معزز ایوان کے سامنے اپنے حلقہ کا صرف ایک واقعہ پیش کر رہا ہوں۔میرے حلقہ موضع جھگیاں سے لوگوں نے شکایت کی کہ ان کے سکول کے ایک استاد محترم بچوں کو تعلیم دینے سے قاصر ہیں، جس پر A.E.O Chunian مسٹر محمد علی نے انکوائری کی تو موقع پر دیکھا گیا کہ fifteen کے spelling بورڈ پر fiveteen لکھے ہوئے تھے۔Assistant Education Officer کے پوچھنے پر استاد موصوف نے بتایا کہ وہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہیں۔اس پر A.E.O صاحب نے ان کی termination کی رپورٹ لکھ دی لیکن جناتی ہاتھوں کے ذریعے استاد موصوف صرف -/500 روپے جرمانہ ادا کر کے بحال کر دیئے گئے۔قوم کے کروڑ ہا بچے جو اگلے پانچ سالوں میں ایسے اساتذہ سے پڑھ رہے ہوں گے ان کا کیا بنے گا؟اس کا اندازہ لگانے کے لئے کسی آئن سٹائن کے ذہن کی ضرورت نہ ہے۔marking کا طریق کار مضحکہ خیز ہے۔assignment کے 30 marks کے لئے ایک ہی محلہ اور ایک ہی جگہ کے tutor نامزد ہیں۔لہذا قوم کے مستقبل کو مدنظر رکھتے ہوئے ان تمام ایجوکیٹرز کے cross district ability assessment test فوری طور پر ہونے چاہئیں، جہاں پر ان کی short answer sheet کی موقع پر مارکنگ کی جائے اور تمام examinations بے داغ شہرت کے حامل ہوں تاکہ قوم کے ان کروڑوں بچوں کے مستقبل کو تحفظ مل سکے جن کا تعلق زیادہ تر under privileged class سے ہے۔لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر!اس پر میں short statement بھی دینا چاہتا ہوں۔ہمارے ایک مسیحی بھائی نے مجھے خط لکھا ہے۔اس شخص نے تین M.As کئے ہوئے ہیں۔میں اس خط سے صرف چند لائنیں پڑھوں گا کہ اس کے ساتھ کیا ظلم ہوا ہے۔اس کا نام سمعون جارج ہے اور اس کا تعلق سیالکوٹ سے ہے۔اس نے لکھا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے اجلاس کے دوران محکمہ تعلیم کے اندر ایجوکیٹرز کی بھرتی کے حوالے سے جو نکتہ آپ نے پیش کیا، میں اس پر آپ کا شکر گزار ہوں۔آگے دعائیں ہیں۔انھوں نے مزید لکھا ہے کہ شیخ صاحب!یہ اٹل حقیقت ہے کہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی نے ہمارے معیار تعلیم کو تباہ کر دیا ہے۔اس کے پڑھے ہوئے لوگ کبھی کہیں اہل نہ تھے۔ان لوگوں نے علامہ اقبال اوپن

یونیورسٹی سے میٹرک تا ایم اے first division حاصل کر کے ساری ملازمتوں پر قبضہ کر لیا ہے۔اس کے برعکس مجھ جیسے لوگ جو کہ پنجاب یونیورسٹی سے پڑھے ہوئے ہیں اور 15/16 سال نوکری کر چکے ہیں ان کے ساتھ ظلم کیا جا رہا ہے۔یہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے فارغ التحصیل لوگ نہ صرف confirm کر دیئے گئے ہیں بلکہ ان کو ہم سے اگلے cadre میں لایا گیا ہے۔آگے اس نے اپنی محرومیوں کا ذکر کیا ہے۔

جناب سپیکر!اس مسیحی بھائی کے علاوہ بھی بہت سے لوگوں نے مجھ سے رابطہ کیا ہے۔میں یہ کہتا ہوں کہ قوم کے ان کروڑوں بچوں کا مستقبل شدید خطرے میں ہے جو کہ ان ایجوکیٹرز سے پڑھیں گے۔خدا کے لئے اس بارے میں کچھ اقدامات اٹھائے جائیں۔ان ایجوکیٹرز کو confirm بھی کر دیا گیا ہے۔میں دعوے سے کہتا ہوں، میں resign کر جاؤں گا اگر یہ ثابت نہ کر دوں کہ یہ 95 فیصد ایجوکیٹرز نااہل ہیں۔خدا کے لئے ان سے قوم کے بچوں کو بچا لیں۔یہ قوم کا بیڑا غرق کر دیں گے۔آپ اس پر آج ہی کوئی حکم جاری کریں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون صاحب!(قطع کلامیاں)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

"Go Minister go. No Minister no" کی نعرہ بازی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناءاللہ خان):جناب سپیکر!یہ انتہائی اہمیت کا معاملہ ہے اور شیخ صاحب نے اس بارے میں میرے ساتھ کل بھی بات کی تھی۔آج میں نے Secretary Higher Education and Secretary Schools کو یہاں پر بلایا ہے۔جب ہم اجلاس سے فارغ ہوتے ہیں تو شیخ صاحب کو ساتھ بٹھا کر آج ہی اس مسئلے کو پوری طرح سے discuss کریں گے۔اس کی gravity کو اچھی طرح سے دیکھیں گے اور انشاءاللہ تعالیٰ اس مسئلے کو آج ہی انتہائی بہتر انداز میں resolve کر لیں گے۔آپ اس تحریک کو Monday تک کے لئے pending کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب!وزیر قانون صاحب نے اس کا نوٹس لیا ہے۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!میں عرض کرتا ہوں کہ ہمارے حزب اختلاف کے بہت سے معزز ممبران ایسے ہیں کہ جن کی میرے ساتھ mental affiliation ہے اور ان کو پتا ہے کہ یہ قوم کے بچوں کا معاملہ ہے۔میں درخواست کرتا ہوں، خدا کے لئے مجھے وزیر قانون کی بات سن لینے دو کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں؟(قطع کلامیاں)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

"Go Minister go. No Minister no" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: ماشاءاللہ آپ بڑے اچھے لگ رہے ہیں۔ یہ آپ قومی امور میں بڑی دلچسپی لے رہے ہیں۔ شاباش! آپ یہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ یہ قوم دیکھ رہی ہے کہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ اس طرح سے وہ باتیں چھپ نہیں سکیں گی جو آپ چھپانا چاہتے ہیں۔ جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ۔۔۔(قطع کلامیاں)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

"Go Minister go. No Minister no" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ رانا ثناءاللہ صاحب سے رابطہ کر لیں کیونکہ جو بات انہوں نے کہی ہے وہ آپ سن نہیں پائے۔ میرے خیال میں وہ اس حوالے سے آپ سے زیادہ فکرمند ہیں۔ وہ آپ کے تعاون سے اس معاملے کی مکمل تحقیق کر کے ہاؤس میں بھی پیش کریں گے اور آپ کو بھی بتائیں گے۔

شیخ علاؤالدین: بہت شکریہ۔ آپ پھر اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں، اسے dispose of نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اس تحریک کو pending کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: بہت شکریہ۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

جناب شیر علی خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

رپورٹیں

جناب سپیکر: No point of order آپ تشریف رکھیں۔ مہر اشتیاق صاحب مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی reports ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ reports پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب کچی آبادیاں اور مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب امتناع پتنگ بازی کے بارے میں رپورٹوں کا پیش کیا جانا

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The Punjab Katchi Abadies (Amendment) Bill, 2009 (Bill No. 20 of 2009" and "The Punjab Prohibition of Kite Flying (Amendment) Bill, 2009 (Bill No. 22 of 2009)"

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی reports ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: رپورٹیں پیش کر دی گئی ہیں۔

تحاریک التوائے کار

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: شہریار ریاض صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 633/09 ہے۔ معزز رکن اپنی تحریک پیش کریں۔

راولپنڈی کی 79 کنٹریکٹ خواتین لیکچراروں کو مستقل کرنے کا مطالبہ

جناب شہریار ریاض: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل کرنے کے احکامات جاری کر کے غریب ملازمین کے گھروں میں خوشیاں بھر دیں، جو اس کے دور اقتدار کا سنہری کارنامہ ہے۔ چیف منسٹر کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے محکمہ ایجوکیشن نے سوا لاکھ سے زائد اساتذہ جن میں SST سمیت تمام categories کے ٹیچرز کو مستقل کر دیا گیا ہے لیکن ابھی تک راولپنڈی ڈویژن کے آٹھ ڈگری کالج برائے خواتین میں کنٹریکٹ پر 79 خواتین لیکچرار کو مستقل کرنے کا کوئی notification نہیں کیا گیا۔ یہ خواتین لیکچرار جو گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین مومن پورہ راولپنڈی، گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ضیاء الحق

روڈ راولپنڈی، گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین بی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی، گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ڈھوک الہیٰ بخش راولپنڈی، گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین میلاد نگر راولپنڈی، گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ڈھوک حاسو راولپنڈی، گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین مسلم ٹاؤن راولپنڈی میں دس، گیارہ سال سے تعینات ہیں۔ان کو مستقل کرنے کے احکامات جاری نہ ہونے سے ان خواتین لیکچرار میں احساس محرومی اور شدید بے چینی پائی جاتی ہے۔لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! تحریک التوائے کار نمبر 633۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ تحریک بھی محکمہ تعلیم سے متعلقہ ہے، سیکرٹری ہائر ایجوکیشن آج یہاں اسمبلی چیمبر میں تشریف فرما ہیں اور شیخ علاؤالدین کی Adjournment Motion کے حوالے سے بھی بات ہونی ہے تو ہم آج اس معاملے پر بھی بیٹھ کر اس کو نمٹا لیتے ہیں، آپ اس کو بھی Monday تک pending فرما دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر "لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی کرتے رہے)

جناب سپیکر: اس تحریک کو Monday تک pending کیا جاتا ہے۔

جناب شہر یار ریاض: جناب سپیکر! اس میں ایک اور گزارش ہے کہ راولپنڈی کے اخبار "ایکسپریس نیوز" میں اسی حوالے سے ایک اور خبر شائع ہوئی ہے میں اس کے اوپر کچھ کہنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب نے اس تحریک کو Monday تک کے لئے pending کروا دیا ہے تو Monday کو اس پر بات کر لینا۔ محترمہ نگہت ناصر شیخ کی تحریک التوائے کار نمبر 635 ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتیں، اس تحریک کو بھی Monday تک pending کیا جاتا ہے۔ سردار خالد سلیم بھٹی کی تحریک التوائے کار نمبر 637 ہے۔

بورے والا شہر میں پینے کے صاف پانی کی قلت

سردار خالد سلیم بھٹی: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک موقر اخبار کی خبر کے مطابق "بورے والا شہر کے ٹیوب ویل بند، درجنوں آبادیوں میں پینے کے پانی کی

قلت "تفصیل یوں ہے کہ بورے والا شہر میں ٹیوب ویل بند ہونے سے وہاں کی درجنوں آبادیوں میں پینے کے صاف پانی کی قلت، شہر بھر کی آبادیاں جن میں مجاہد کالونی، مدینہ کالونی، حبیب کالونی، یعقوب کالونی، اے بلاک، ڈی بلاک سمیت متعدد علاقوں میں نصب ٹیوب ویل بند ہو جانے کے باعث وہاں پینے کے صاف پانی کی کمی واقع ہو گئی۔ شہری پانی کے حصول کے لئے مارے مارے پھر رہے ہیں اور جن علاقوں میں تھوڑا بہت جو پانی آتا ہے وہ بھی پینے کے قابل نہ ہے۔ بورے والا شہر کے لئے Water Treatment Plant لگانے کے لئے کوئی حکومتی منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچتا نظر نہیں آتا اور جن دیگر علاقوں میں گندا پانی آ رہا ہے وہاں پر گیسٹرو کی وبا پھیلنے کا اندیشہ ہے اور بعض علاقوں میں گیسٹرو کی وباء پھیل چکی ہے جس سے متعدد لوگ ہسپتالوں میں داخل ہو گئے ہیں۔اس صورتحال سے ان علاقوں کی عوام جن میں ٹیوب ویل بند ہونے سے پانی کی فراہمی معطل ہو چکی ہے ان میں بالخصوص اور صوبہ کی عوام میں بالعموم بے چینی اور پریشانی کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! حکومت پنجاب نے اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے Ultra Water Supply Scheme بورے والا کی منظوری دی ہے، اس کا تخمینہ لاگت 75.31 ملین ہے۔ اس سکیم کے تحت مزید 22 ٹیوب ویل شہر کے مختلف علاقوں میں لگائے جانے ہیں، جن پر کام تیزی سے جاری ہے اور ان 22 ٹیوب ویلوں میں سے 20 ٹیوب ویل تکمیل کے مراحل میں ہیں جیسے ہی یہ سکیم مکمل ہو گی تو بورے والا شہر میں پانی کی قلت ختم ہو جائے گی تاہم filtration plant کی کوئی سکیم محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر نگرانی نہیں بن رہی۔ مزید برآں شہر میں water supply and sewerage کے نظام کی دیکھ بھال TMA کے ذمے ہے تاہم گیسٹرو کے امکانات کم کرنے کے لئے محکمہ ہذا نے پہلے ہی صوبے کے تمام TMAs کی راہنمائی کر دی ہے۔

سردار سلیم اختر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: سردار سلیم بھٹی صاحب مطمئن ہو گئے ہیں، ان کی تحریک dispose of کی جاتی ہے۔

سرکاری کارروائی

صوبہ میں امن وامان کی صورتحال پر بحث

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوا۔ اب ہم لاء اینڈ آرڈر پر general discussion کی طرف بڑھتے ہیں اور میں لیڈر آف دی اپوزیشن کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ لاء اینڈ آرڈر پر اپنی بحث کا آغاز کریں۔ جی، لیڈر آف دی اپوزیشن! (قطع کلامیاں)

اپنا یہ سلسلہ جاری رکھیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

قائدِ حزبِ اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! آپ نے مجھے floor دیا، آپ کا بہت شکریہ

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار نے معزز ممبران حزب اختلاف کے جواب میں نعرہ بازی شروع کر دی)

MR. SPEAKER: Order please, order in the House. Please order in the House.

دیکھیں، آپ بڑے مہذب ہیں۔ آپ مہربانی کریں، میں نے Leader of the Opposition کو floor دیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اور معزز ممبران حزب اقتدار کی نعرہ بازی کے باعث قائدِ حزبِ اختلاف لاء اینڈ آرڈر پر تقریر کرنے سے قاصر ہو کر ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ Please behave properly, behave properly پلیز، آپ تشریف رکھیں۔

Order please, order please, order in the House, order in the House.

دیکھیں، ہم اتنے اہم مسئلے پر بات کرنا چاہتے ہیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ ادھر (اپوزیشن) کے ساتھی بات نہیں کرنا چاہتے۔

(اس مرحلہ پر دونوں اطراف سے شدید نعرہ بازی کے دوران حزب اختلاف کی معزز رکن ڈاکٹر سامیہ امجد اپنی سیٹ کے اوپر چڑھ کر کھڑی ہو گئیں)

محترمہ! آپ یہ کیا کر رہی ہیں؟ میں آپ سے کہہ رہا ہوں، آپ نیچے اتریں۔ ان کو نیچے اتاریں، یہ کیا کر رہے ہیں؟ ان کو سمجھائیں۔ Behave like an honourable member. (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: میں اپوزیشن لیڈر سے کہوں گا کہ وہ اندر تشریف لائیں اور بحث کا آغاز کریں۔ میں اپوزیشن لیڈر سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اندر تشریف لائیں، امن وامان کا important issue ہے، وہ بحث کا آغاز کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

کرنل صاحب دیکھ لیں، آپ خود ہی تجویز کرتے ہیں اور خود ہی آپ اس طرح کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

میرے پاس علاج ہے لیکن میں کرنا نہیں چاہتا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! اپوزیشن لیڈر ہاؤس سے باہر چلے گئے ہیں تو میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ کسی اور کو موقع دے دیں تاکہ لاء اینڈ آرڈر پر بحث شروع ہو جائے۔ آپ نے جب لاء اینڈ آرڈر پر بحث کے لئے لیڈر آف اپوزیشن کو دعوت دی ہے تو وہ باہر تشریف لے گئے ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ کسی اور پارٹی کے پارلیمانی لیڈر کو یا ہاؤس میں سے کسی reasonable person کو دعوت دے دیں تاکہ اسمبلی کی کارروائی جاری رہے۔ یہ اس طرح سے وقت ضائع کرتے رہیں گے۔ یہ ہمارا وقت ضائع کرنا چاہتے ہیں۔ انھوں نے پہلے بھی 8 سال قوم کا وقت ضائع کیا ہے۔ انھوں نے قوم کا قیمتی سرمایا ضائع کیا ہے۔ انھوں نے قوم کی قیمتی دولت کو لوٹا ہے۔ انھوں نے تمام اداروں کو لوٹا ہے۔ انھوں نے قوم کی پراپرٹی پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ یہ آج اسمبلی اور 8 کروڑ عوام کا قیمتی وقت ضائع کرنا چاہتے ہیں۔ آج ہم اپنا وقت ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ آج آپ نے جب اپوزیشن لیڈر کو دعوت دی کہ وہ لاء اینڈ آرڈر پر بحث کریں تو وہ اپنی جان چھڑا کر ہاؤس سے باہر چلے گئے ہیں۔ یہاں جو لاء اینڈ آرڈر خراب ہے تو یہ ان کی بدولت ہے۔ ان لوگوں نے اس ملک کے لاء اینڈ آرڈر کو خراب کیا ہے۔ انھوں نے اس ملک کے اداروں کو تباہ کیا ہے۔ ان لوگوں نے، ان ڈاکوؤں نے اس ملک کے تمام اداروں کو تباہ کیا ہے۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ ہاؤس میں سے آپ لاء منسٹر یا کسی اور منسٹر کو دعوت دیں تاکہ ہاؤس کا وقت ضائع نہ ہو۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

محترمہ سکینہ شاہین: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ بات کریں۔ میں سن رہا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

محترمہ سکینہ شاہین: جناب سپیکر! جو بھی ہاؤس کا ممبر سپیکر پنجاب اسمبلی کو obey نہیں کرتا تو اس پر بھی ruling آنی چاہئے۔ اس پر بھی کوئی قانون ہونا چاہئے۔ چند لوگ جو پوری قوم کا وقت ضائع کر رہے ہیں۔ آپ کو بھی obey نہیں کرتے، ان کے متعلق سنجیدگی سے سوچیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: قانون موجود ہے لیکن میں اس طرف نہیں آ رہا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

میرے خیال میں لیڈر آف اپوزیشن لاء اینڈ آرڈر پر تقریر نہیں کرنا چاہتے اور نہ ان کو اس بارے میں کوئی مسئلہ ہے۔ اس لئے میں علی نور نیازی صاحب سے کہوں گا کہ وہ لاء اینڈ آرڈر پر اپنی بات شروع کریں۔ جی، نیازی صاحب!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

Order, order please, order in the House. آپ تشریف رکھیں۔ آپ مجھے بھی مجبور کر رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں کہتا ہوں کہ آپ تشریف رکھیں۔ میں نے کارروائی تو چلانی ہے۔ جی، علی نور نیازی صاحب! آپ شروع کریں۔ آپ اپنی بات کریں۔ میں سن رہا ہوں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے آج مجھے پنجاب کی امن وامان کی صورتحال پر بولنے کا موقع فراہم کیا۔ میں اپوزیشن کے ساتھیوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: چودھری صاحب! کیا آپ بات کرنا چاہیں گے؟ چودھری ظہیر الدین صاحب! کیا آپ بات نہیں کرنا چاہتے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پنجاب کی عزت پہلے ہی رسوا ہوئی ہے اور یہ اب بھی رسوا کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو پارلیمنٹیرین ہونے کا کیا حق حاصل ہے؟ کیا ان کو پتا ہی نہیں

ہے کہ پارلیمنٹ کی اعلیٰ روایات کیا ہیں؟ چودھری ظہیر الدین صاحب سے ہم توقع رکھتے ہیں کہ وہ اپنے ممبران کو سمجھائیں گے۔ ان کو پورا پنجاب دیکھ رہا ہے اور باہر بیٹھے ہوئے لوگ فون کر کے اسمبلی کا ماحول تباہ کر رہے ہیں اور خراب کر رہے ہیں۔ ان لوگوں نے دس سال پاکستان کی سالمیت کو تباہ کیا۔ ان کو سمجھایا جائے۔ مہربانی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: غیر پارلیمانی الفاظ کوئی بھی نہ بولے۔ غیر پارلیمانی الفاظ کی اجازت نہیں ہے۔ جی، علی نور نیازی صاحب!

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج آپ نے مجھے لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنے کے لئے موقع فراہم کیا۔ آج پنجاب کے اندر لاء اینڈ آرڈر کی جو صورتحال ہے وہ اچھی تو نہیں لیکن ہمارے وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف صاحب کی دن رات محنت کی وجہ سے پنجاب کے اندر اس وقت حالات اتنے نہیں بگڑے، ظالم اپنے ظلم کر رہے ہیں لیکن وزیر اعلیٰ پنجاب نے جس طرح پولیس کو اُس کی حدود میں رکھا ہوا ہے اس سے انشاء اللہ تعالیٰ ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ ایک سال کے اندر اندر پنجاب امن و امان کا گہوارہ بنے گا۔ اپوزیشن کے پاس آج کچھ نہیں ہے۔ اپوزیشن کی یہ چار خواتین ہاؤس کا بزنس نہیں روک سکتیں۔ میں اِن کے قائد حزب اختلاف سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ عورتوں کو میدان میں نہ لائیں اور خود سامنے آئیں۔ ہم اِن چار عورتوں کے احترام کی وجہ سے چُپ کر کے بیٹھے ہیں۔ قائد حزب اختلاف خود بھاگ جاتے ہیں اور چار عورتوں کو کھڑا کر کے ہمارا مقابلہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم نے آٹھ سال کی جدوجہد کے بعد آمروں اور اُن کے چمچوں کو شکست دے کر اِس ملک میں جمہوریت بحال کی ہے۔ یہ مشرف کے چمچے اب اس ملک میں انہی جرنیلوں کی باقیات بنے ہوئے ہیں جو پھر اس ملک کے اندر جرنیلوں کو لانا چاہتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: نیازی صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔ ریکارڈنگ ہو رہی ہے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! جرنیلوں کے چمچے جتنی مرضی سیاست کر لیں لیکن اس ملک میں اب کوئی پرویز مشرف نہیں آ سکتا۔ آج اس ملک میں جمہوریت راج کرے گی۔ یہ NRO کی بات کرتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ NRO انہی کی پیداوار ہے۔ آج یہ جن اصولوں کی باتیں کرتے ہیں،

میں اِن سے یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر ان میں اتنا ضمیر تھا اور اتنی نفرت تھی تو اُس وقت پرویز مشرف کے آگے انہیں اسی طرح شور ڈالنا چاہئے تھا۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نیازی صاحب! آپ اپنی بات کو wind up کریں۔ مجھے آپ کی سمجھ آ رہی ہے، آپ بولیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے اس floor پر بولنے کا موقع فراہم کیا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ رانا صاحب! ذرا سامنے آئیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو" کی نعرہ بازی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ گجراتی چور اور ڈاکو اِن خواتین کے پیچھے چھپنا چاہتے ہیں لیکن ہم ان ڈاکوؤں اور چوروں کو اِن خواتین کے پیچھے چھپنے نہیں دیں گے۔

MR. SPEAKER: Order please. Order in the House, order in the House.

آپ میری طرف متوجہ ہوں۔ رحیم یار خان کے غریب کسانوں کے حقوق پر جس نے ڈاکا ڈالا، جس نے ان کا استحصال کیا تو میں نے کل on the floor of the House یہ کہا تھا کہ اگر میں وہ رجسٹری پیش نہ کروں تو میں resign کروں گا ورنہ قائد حزب اختلاف اور دونوں باپ بیٹا پرویز الٰہی اور مونس الٰہی resign کریں گے۔ آج میں یہ رجسٹری پورے ہاؤس کو دِکھا رہا ہوں۔

(اس مرحلہ پر وزیر قانون و پارلیمانی امور نے معزز ہاؤس کے سامنے رجسٹری کی کاپی دکھائی)

جناب سپیکر: جی، یہ رجسٹری لے لو اور اِس کو پڑھ بھی لو۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): ڈاکوؤ! اب شرم کرو۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو، لاء منسٹر گو" کی مسلسل نعرہ بازی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): چورو! شرم کرو، بے غیرتو! شرم کرو۔ تم نے اِس ملک کو لوٹا ہے اور اب ڈکیتیاں کرنے کے بعد اس طرح شور کرنے سے کام نہیں چلے گا۔

جناب سپیکر! رجسٹری پر دیکھیں تو خریدار چودھری مونس الٰہی ولد چودھری پرویز الٰہی قوم جٹ سکنہ گلبرگ لاہور، شناختی کارڈ نمبر 3-2738622-35202 ہے، یہ اس ڈاکو کی رجسٹری ہے۔ بتاؤ

اور جواب دو ورنہ resign دو۔ ڈاکوؤ resign دو اور شرم کرو۔ چورو، ڈاکوؤ تم اس طرح شور ڈال کر بچ نہیں سکتے۔ یہ رجسٹری میں نے پیش کر دی ہے اب اِس کو جھٹلاؤ۔ کہو کہ یہ رجسٹری جعلی ہے، کہو کہ یہ مونس الہیٰ ولد چودھری پرویز الہیٰ اور یہ اُس کا شناختی کارڈ نمبر نہیں ہے۔ بتاؤ اور کہو کہ یہ کون ہے ؟(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ رجسٹری اس ہاؤس میں پیش کی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): کہو کہ یہ کون ہے، کس ڈاکو کی رجسٹری ہے، کس ڈاکو نے یہ رجسٹری کروائی ہے ؟اسے دیکھو اور میں اس رجسٹری کی کاپی بھی تمہیں دے دوں گا۔

جناب سپیکر: آمنہ الفت صاحبہ! یہ سیٹ آپ چھوڑ دیں کیونکہ یہ آپ کی سیٹ نہیں ہے۔ علی نور نیازی صاحب! آپ بھی اپنی سیٹ پر بیٹھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): ڈاکوؤں تم عورتوں سے شور ڈلوا کر بچ نہیں سکتے۔ 3 کروڑ 80 لاکھ 70 ہزار روپے کی یہ رجسٹری ہے لہذا یہ بتائیں کہ اِس ڈاکو نے کہاں سے یہ پیسے لئے ؟ ڈاکوؤ! شرم کرو، ڈاکوؤ! اب استعفے دو، ڈاکوؤ! شرم کرو۔ ڈاکوؤ! اب تم ناچو مت اور استعفے دو۔ چورو! یہ ہے تمہارے سر براہ کا کارنامہ۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاء منسٹر گو" کی مسلسل نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ڈاکوؤ! اب استعفے دو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: علی نور نیازی صاحب! اپنی سیٹ پر جائیں۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 9۔نومبر 2009 سہ پہر تین بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔